رہبر و رہنما

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے، پی ایچ ڈی

ادارہ مسعودیہ
۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان

رہبر و رہنما

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
(۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء)

Marfat.com

نام کتاب	.... رہبر و رہنما
تصنیف	.... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
طابع	.... حاجی محمد الیاس مسعودی
مطبع	.... برکت پریس
صفحات	.... ۳۶
سن اشاعت	.... ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء
تعداد	.... ایک ہزار
ناشر	.... ادارۂ مسعودیہ، کراچی
ہدیہ	....

ملنے کے پتے

☆☆☆

۱۔ ادارۂ مسعودیہ: ۲/۶، ۵۔ ای ناظم آباد، کراچی۔ فون 6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز: ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔ اے۔ جناح روڈ، عیدگاہ کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ فرید بک اسٹال: 38۔ اردو بازار، لاہور، فون: 042-7224899-7312173

۴۔ ضیاء القرآن: 4۔ انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی فون: 2630411-2210212

۵۔ مکتبہ غوثیہ: پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵، فون: 4910584-4926110

۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم: کنڈ ہالہ (مجاہد آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر

Marfat.com

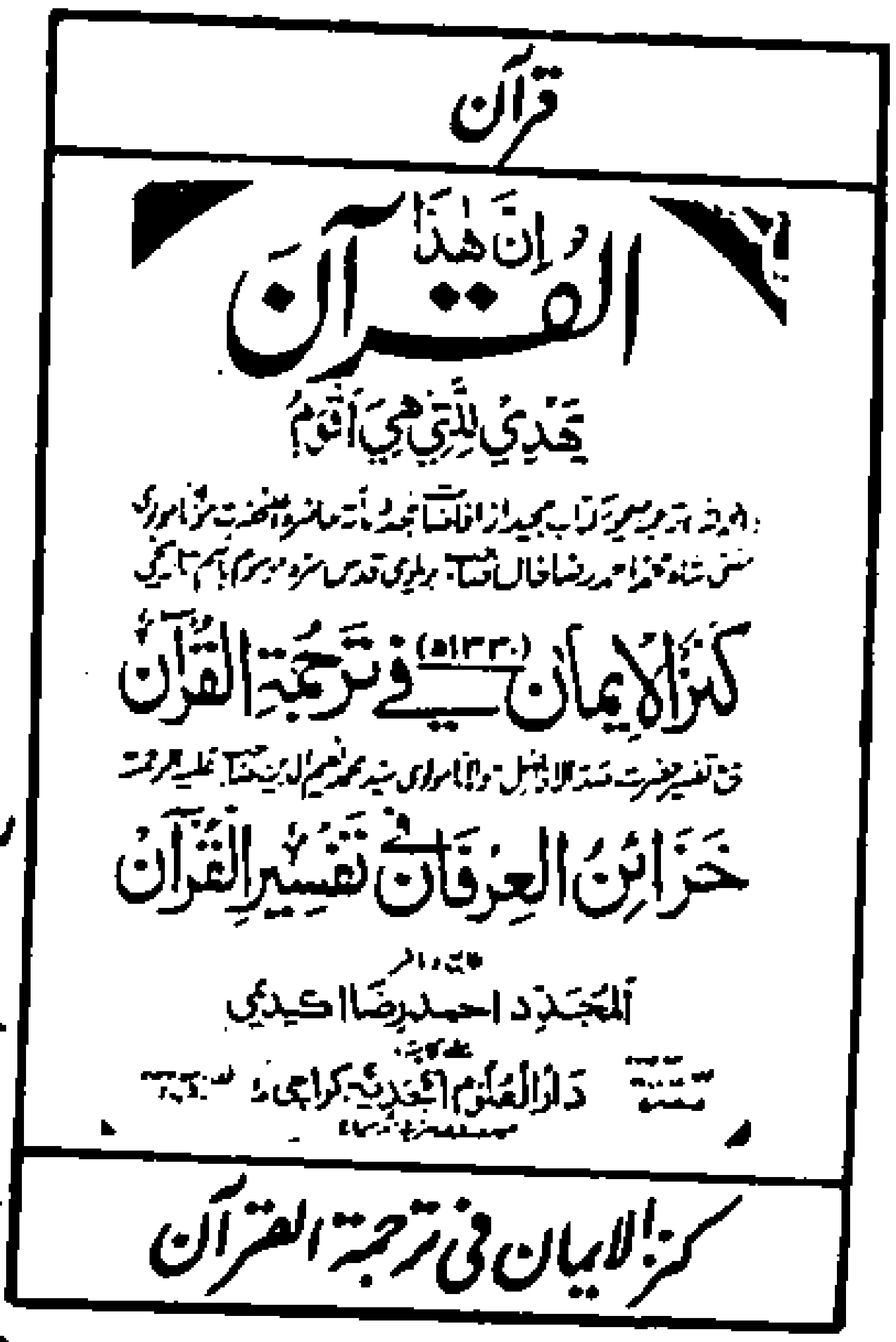
قرآن

اِنَّ هٰذَا القرآن

يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ

كنز الايمان في ترجمة القرآن

خزائن العرفان في تفسير القرآن

المجدد احمد رضا اکیڈمی

دار العلوم امجدیہ کراچی

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

تاریک فضاؤں میں بھٹکنے والے بھٹک رہے ہیں ——— اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں ——— راستہ نہیں پاتے ——— کیا کریں کیا نہ کریں ——— کدھر جائیں کدھر نہ جائیں ——— سنو سنو ——— یہ کیسی آواز آرہی ہے ——— اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ——— ہاں، کہو کہو ——— ہم کو سیدھے راستے پر چلا ——— ان پیاروں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا ——— اس سے بڑھ کر اور کیا انعام ہوگا کہ وہ کریم اپنی اور اپنے حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے کسی کا دل جگمگا دے ——— تو جن کے دل جگمگائے ان کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے ——— اور کوئی راستہ راستہ ہی نہیں کہ راستہ وہی ہے جو منزل تک پہنچا دے ——— منزل بغیر نورِ ایمان نظر نہیں آسکتی اور ایمان بغیر اللہ اور رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت کے میسر نہیں آسکتا ——— عقل کے بس کی بات نہیں کہ وہ منزل پا سکے ——— زندہ دل ہی منزل پا سکتا ہے ——— تو زندہ دلوں کو اپنا راہنما بنایئے ——— محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کو اپنا قائد بنایئے ——— انہی کے نشانِ قدم کو قرآنِ حکیم "صراطِ مستقیم" کہہ رہا ہے ——— انہی کے نقشِ پا کو فرقانِ حمید منزل بتا رہا ہے ——— قرآن کی آواز پر لبیک کہیئے ——— آگے بڑھیئے اور اُن کا دامن تھام لیجیے جنہوں نے محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھاما ہے ——— ہاں انہی دامن تھامنے والوں میں ایک وہ عاشق بھی تھا جس نے عالمِ اسلام میں عشقِ مصطفٰی کی دھوم مچائی ——— علم و عمل میں یگانہ اور مثالِ زمانہ گوناگوں ——— عشق ہی نے اس کو ذرّے سے آفتاب بنایا ——— آج پھر اسکی ضیا پاشیوں کیلئے آنکھیں ترس رہی ہیں ——— آج پھر اس کا نعرۂ مستانہ سننے کے لئے سب کان لگائے ہوئے ہیں ———

Marfat.com

امام احمد رضا کو کون نہیں جانتا ـــــ سب جانتے پہچانتے ہیں ـــــ وہ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ (۱۴ جون ۱۸۵۶ء) کو بریلی شریف (بھارت) میں پیدا ہوئے اور ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ (۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء) کو اسی شہر میں وصال فرمایا ـــــ تقریباً ۱۴ برس کی عمر میں درسِ نظامی سے فارغ ہوئے اور ان کا شمار علماء میں ہونے لگا، وہ معقولات و منقولات کے فاضل اور اپنے دور کے عظیم عبقری تھے ـــــ پچپن علوم و فنون میں مہارت حاصل تھی ـــــ انہوں نے ہر فن میں علمی یادگار چھوڑی ہے ـــــ ان کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے ـــــ ان کا ترجمۂ قرآن کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء) اردو تراجم کے سارے ذخیرے میں امتیازی شان رکھتا ہے ـــــ یہ نہ کسی ترجمے کا ترجمہ ہے اور نہ ترجموں کی ترجمانی ـــــ یہ توبراہِ راست قرآن سے قرآن کا ترجمہ ہے ـــــ تفسیر میں امام احمد رضا کی شان یہ تھی کہ صرف سورۂ والضحیٰ کی چند آیتوں کی تفسیر ۶۰۰ صفحات سے بھی تجاوز کر گئی ـــــ زندگیاں ملتیں تو وہ تفسیر لکھتے ـــــ ایک زندگی تو تفسیر کے لئے کافی نہ تھی ـــــ علمِ حدیث میں ان کا یہ مقام کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ مولانا رحمٰن علی امام احمد رضا کی تصنیف الروض البہیج فی آداب التخریج (۹۹-۱۲۹۶ھ) کا تعارف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر اس فن میں پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تو پھر امام احمد رضا کو اس فن کا موجد کہا جائیگا ـــــ مسلکِ دیوبند کے جید عالم مولانا نظام الدین احمد پوری (سابق ریاست بہاولپور، پاکستان) کو جب فنِ حدیث میں امام احمد رضا کی کتاب الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء) کے منازلِ حدیث سے متعلق ابتدائی اوراق سنائے گئے تو انہوں نے حیرت سے فرمایا ـــــ یہ سب منازلِ فہمِ حدیث مولانا کو حاصل تھے؟ ـــــ افسوس میں ان کے زمانے میں رہ کر بے خبر و بے فیض رہا ـــــ امام احمد رضا جس شان کے محدث تھے اسی شان کے فقیہ بھی تھے ـــــ صاحبِ نزہۃ الخواطر، سید عبدالحی ندوی کی رائے میں جزئیاتِ فقہیہ پر امام احمد رضا کو جو عبور حاصل تھا وہ ان کے معاصر علماء میں کسی کو حاصل نہ تھا ـــــ امام احمد رضا کا عظیم مجموعۂ فتاویٰ العطایا النبویۃ

حدیث

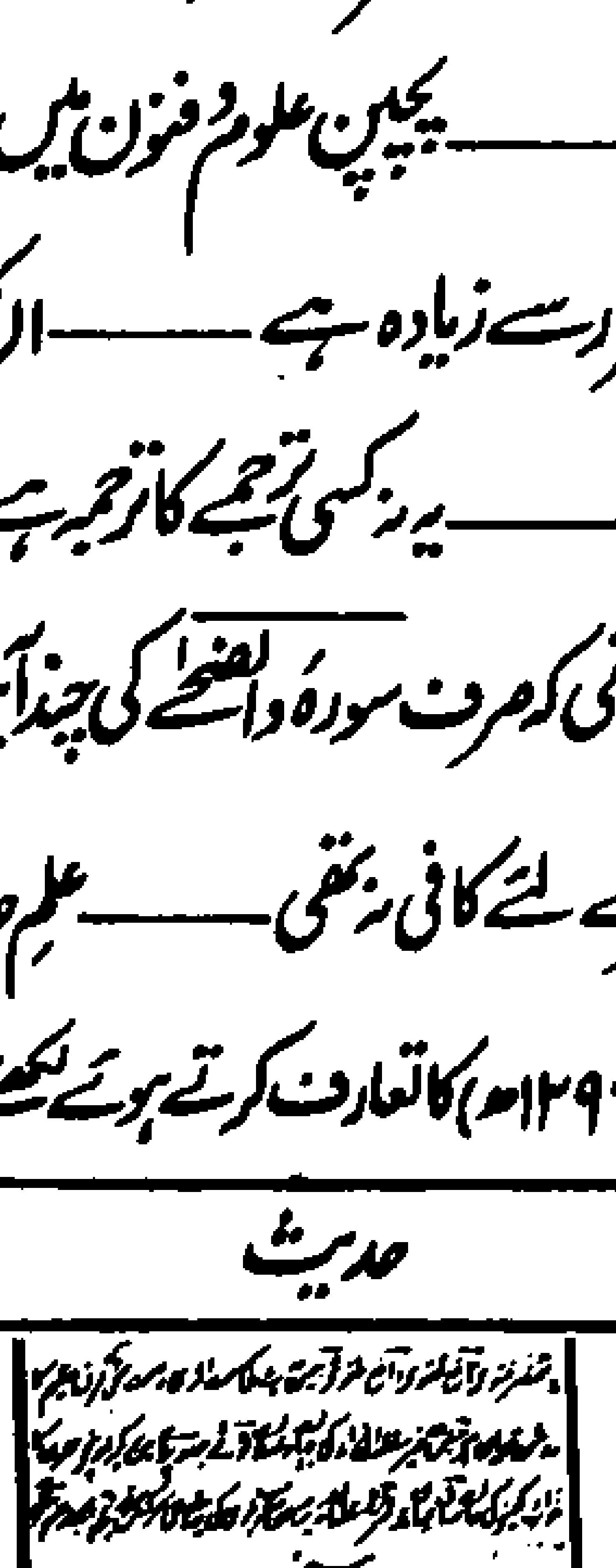

الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی

Marfat.com

فقہ

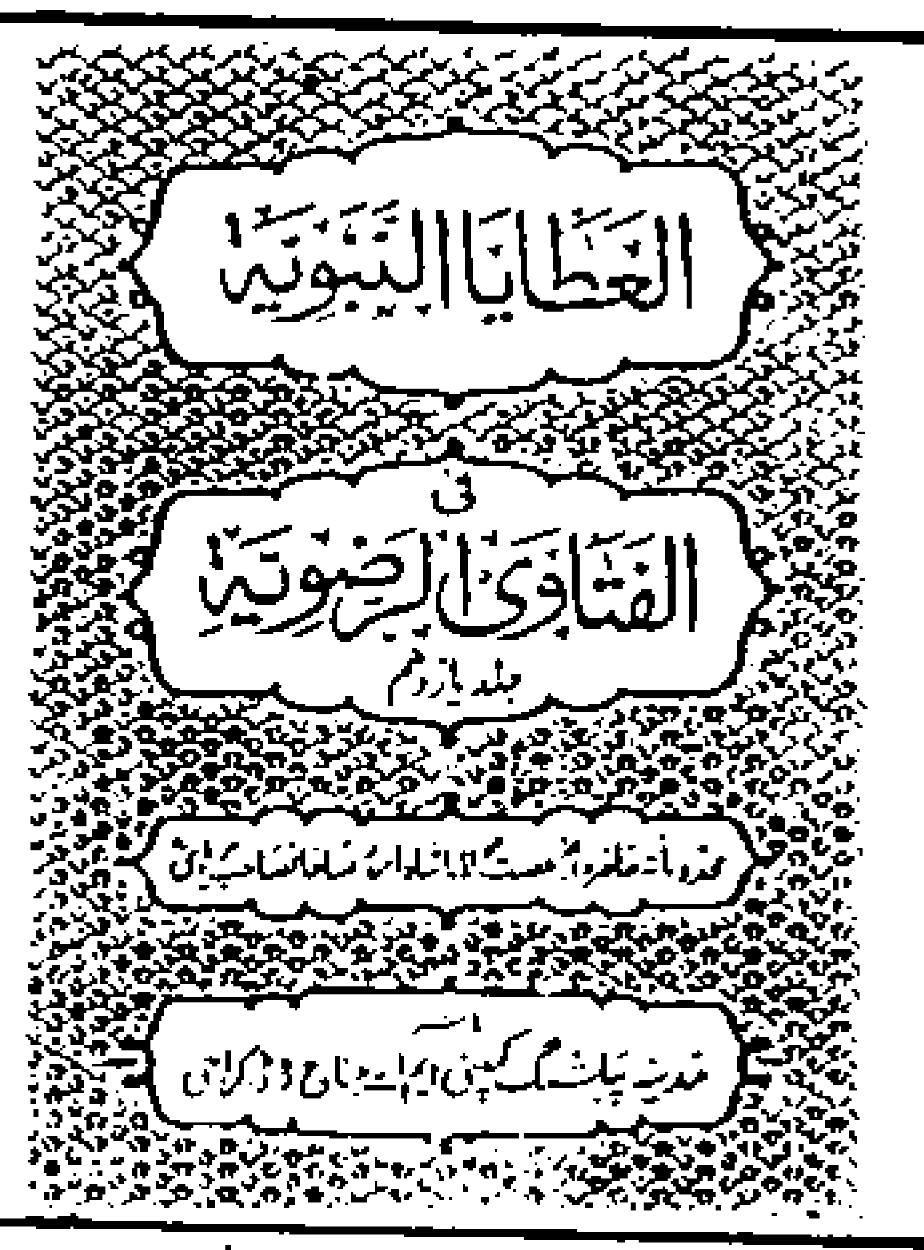

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ

فی الفتاوی الرضویہ انکی فقاہت پر گواہ ہے ـــــ ماہرینِ قانون میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اور بمبئی ہائیکورٹ کے پارسی جج پروفیسر ڈی ایف ملّا نے فتاوی رضویہ کو سراہا ہے اور اسے عظیم شاہکار قرار دیا ہے اور علمائے عرب و عجم نے تو دل کھول کر تعریف کی اور انہیں اس صدی کا مجدد قرار دیا ـــــ امام احمد رضا کے دارالافتاء میں برِّ اعظم ایشیا، برِّ اعظم یورپ، برِّ اعظم امریکہ، برِّ اعظم افریقہ سے استفتاء آتے تھے اور ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جایا کرتے تھے ـــــ یہ امتیاز یہ مقبولیت یہ مرجعیت صرف اور صرف امام احمد رضا ہی کو حاصل تھی ـــــ علمائے دین مفتیانِ شرع متین اور قاضیانِ عدالت سب ان سے مستفید ہوتے تھے۔

منقولات و معقولات میں انہوں نے حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے ـــــ انہوں نے عربی میں تحقیقی مقالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) پیش کر کے علمائے عرب کو حیرت میں ڈالدیا ـــــ ریاضی کا ایک لاینحل مسئلہ حل کر کے مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (بھارت) کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاالدین کو متحیر کر دیا اور وہ بے ساختہ پکار اُٹھے کہ امام احمد رضا "نوبل پرائز" کے مستحق ہیں ـــــ قصیدہ معراجیہ لکھ کر ادیبوں اور شاعروں کو انگشت بدنداں کر دیا ـــــ ادب کی نازک خیالیوں اور سائنس کی موشگافیوں کو اپنی ذات میں جمع کر کے ازہر یونیورسٹی، قاہرہ (مصر) کے پروفیسر محی الدین الوائی کو حیرت میں ڈال دیا ـــــ

◎

دورِ جدید کیلئے امام احمد رضا کے پیکرِ علمی کا معقولاتی پہلو نہایت اہم اور دلچسپ ہے ـــــ امام احمد رضا نے ان تحقیقات و تصنیفات میں قدیم و جدید فلسفیوں اور سائنسدانوں کی تحقیقات و تخلیقات کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے اور علمی گرفتیں کی ہیں ـــــ مثلاً ابن سینا، نجم الدین علی بن محمد القزوینی، شمس الدین محمد بن مبارک میرک بخاری، امام غزالی، عبدالرحمٰن بن احمد الایجی، سعدالدین مسعود بن محمد تفتازانی، نصیرالدین بن جعفر بن محمد طوسی، عبداللہ بن عمر بیضاوی، ملا محمد جونپوری، آئزک نیوٹن، البرٹ آئن اسٹائن وغیرہ وغیرہ ـــــ امام احمد رضا نے فوزِ مبین در ردِّ حرکتِ زمین (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) لکھ کر نظریہ کشش ثقل، نظریہ اضافیت اور نظریہ حرکتِ زمین پر فاضلانہ بحث کی ہے ـــــ دورِ جدید کے بعض مغربی اور مشرقی فلسفیوں اور سائنسدانوں نے بھی ان نظریات میں کلام کیا ہے اور اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں مختلف نتائج اخذ کئے ہیں

Marfat.com

سائنسی علوم میں امام احمد رضا کی گہرائی کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۱۹ء میں ایک امریکی ہیئت داں پروفیسر البرٹ الیف پورٹا نے پیشگوئی کی کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو آفتاب کے سامنے بعض سیاروں کے جمع ہونے اور کشش کے نتیجہ میں ممالکِ متحدہ امریکہ میں قیامتِ صغریٰ آئیگی ——— جب اس پیشگوئی کے بارے میں امام احمد رضا سے رائے لی گئی تو انہوں نے اسے لغو قرار دیا اور اسکے جواب میں ایک فاضلانہ علمی مقالہ معینِ مبین بہرِ دورِ شمس و سکونِ زمین (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) تصنیف فرمایا ——— ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سارے عالم نے دیکھا کہ امام احمد رضا نے جو کچھ کہا تھا حرف بحرف صحیح ثابت ہوا اور امریکی ہیئت داں کی پیشگوئی باطل ٹھہری ——— مغربی دنیا پر امام احمد رضا کی یہ پہلی کامیابی تھی ———

معقولات میں امام احمد رضا کی تصانیف کو سمجھنے والے بھی اب نہ رہے ——— شاذ و نادر ہی کہیں ہوں تو ہوں ——— جدید فلسفی اور سائنسداں بھی عربی و فارسی زبانوں اور علمی اصطلاحات سے واقف نہیں اسلئے ان کا سمجھنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین نے مسلم یونیورسٹی (علیگڑھ) سے ایک ماہرِ فن امام احمد رضا کے پاس بھیجا کہ وہ امام احمد رضا سے مطالب و مفاہیم سمجھ کر انگریزی میں لکھتا جائے مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر نہ چل سکا اور بات نا مکمل رہ گئی ورنہ امام احمد رضا کی تحقیقات انگریزی میں منتقل ہو جاتیں تو آج اہلِ علم محروم نہ رہتے ——— بہرکیف علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر ابرار حسین فوزِ مبین کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں اور حواشی بھی تحریر کر رہے ہیں ———

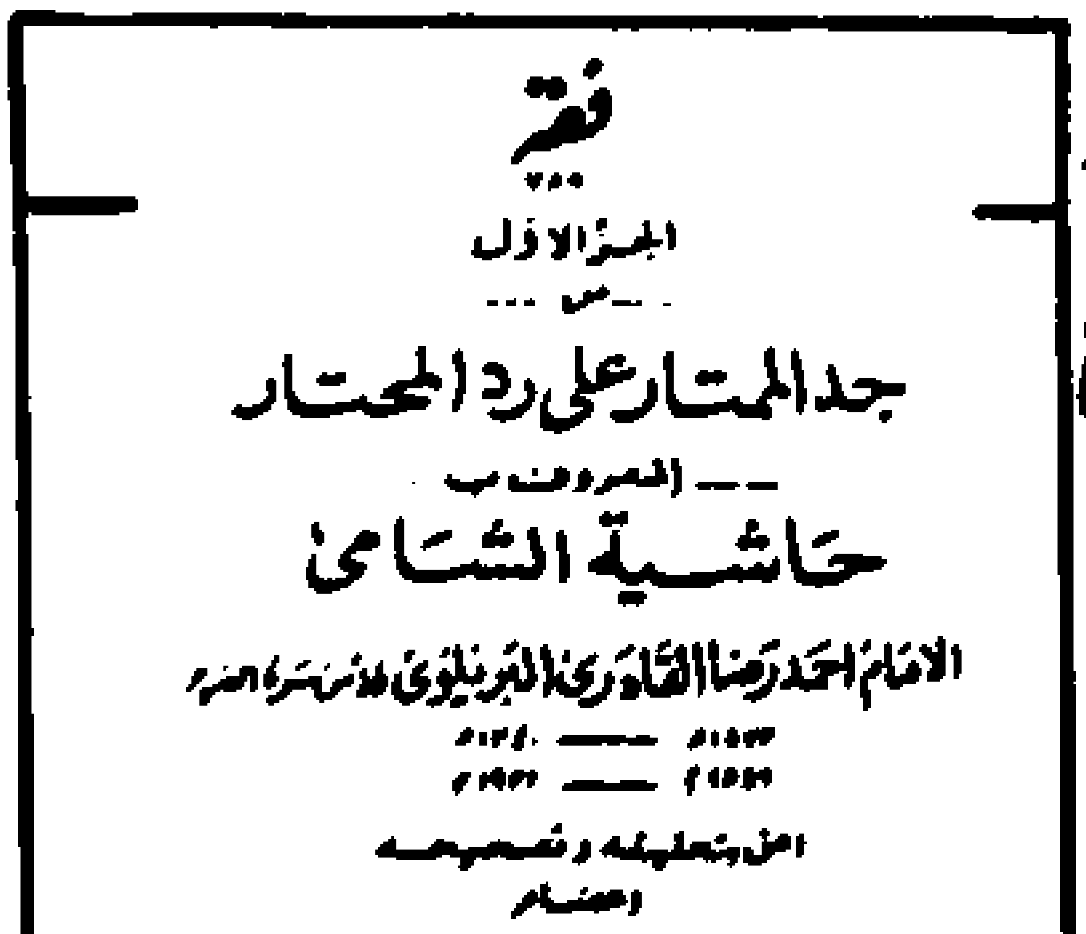
فقہ
الجزء الاول
جد الممتار علی رد المحتار
المعروف ب
حاشیۃ الشامی
الامام احمد رضا القادری البریلوی
المجمع الاسلامی
جد الممتار علی رد المحتار

امام احمد رضا برق رفتاری سے سوچتے تھے ——— ان کا رہوارِ فکر اپنے زمانے سے آگے دوڑتا تھا ——— انکی یہ خصوصیت قابلِ توجہ بھی ہے اور لائقِ تحقیق بھی ——— انہوں نے ریاضیات میں اپنے الگ قوانین وضع کئے اور ضابطے تحریر کئے ——— وہ یگانۂ روزگار بھی تھے اور عبقری بھی ———

Marfat.com

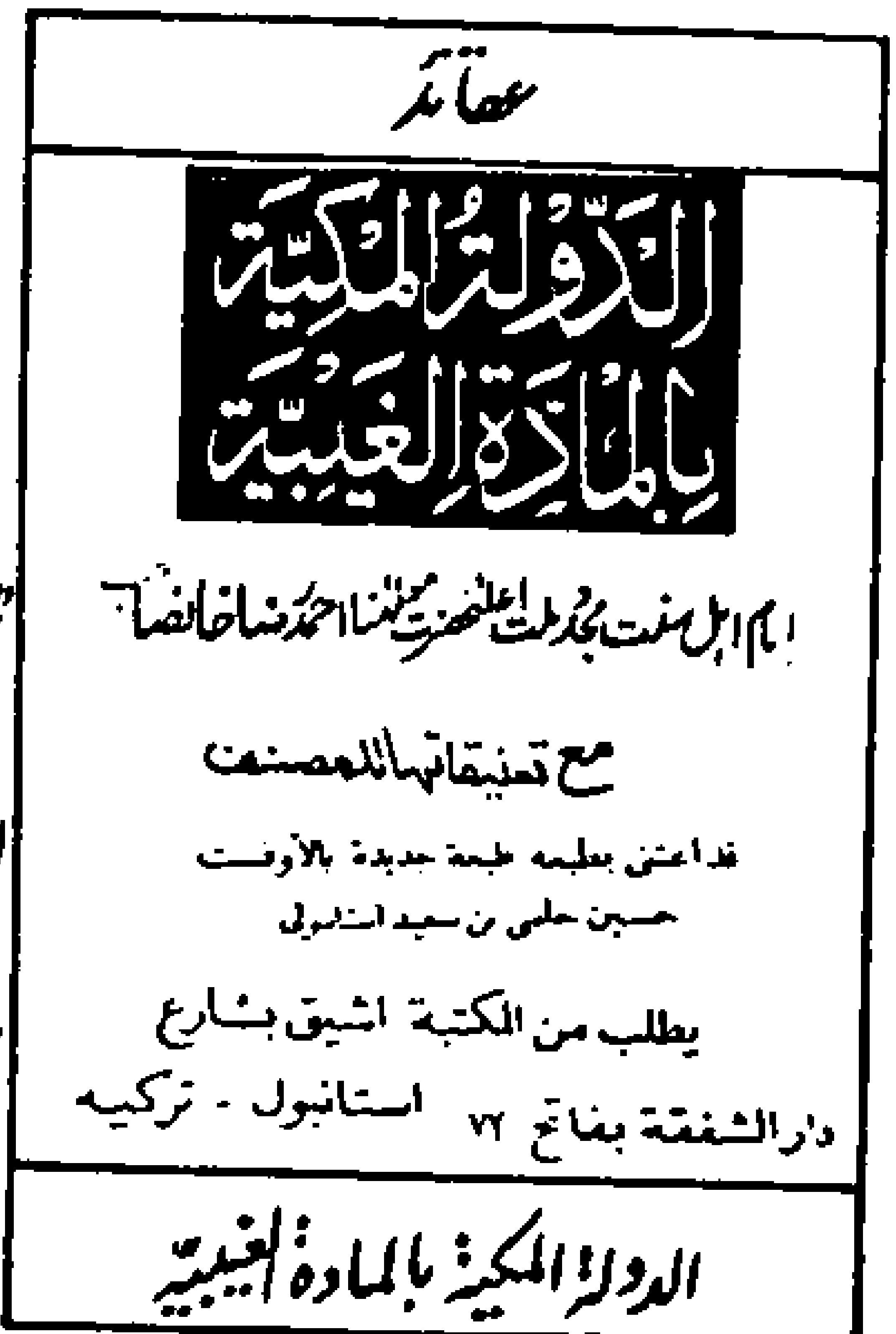
عقائد

الدولة المكية بالمادة الغيبية

امام اہل سنت مجدد ملت اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل

مع تعليقاتها للمصنف

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمي بن سعيد استانبولي

يطلب من المكتبة اشيق بشارع

دار الشفقة بفاتح ٧٢ استانبول - تركيه

الدولة المكية بالمادة الغيبية

امام احمد رضا منقولات و معقولات کے امام تو تھے ہی مگر وہ ایک سچے اور پکے مسلمان تھے ـــــ انہی عقائد پر کاربند تھے "جو حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین اور سلف صالحین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہیں" ـــــ انہوں نے اپنی طرف سے نہ کوئی عقیدہ ایجاد کیا اور نہ کسی نئے فکر اور نظریے کی بنیاد رکھی ـــــ وہ قرآن و حدیث کے متبحر عالم تھے ایسا کیونکر کر سکتے تھے ـــــ انہوں نے آدم و ابلیس کے واقعہ سے یہ سبق سیکھا کہ زعم توحید میں اللہ کے محبوبوں سے منہ نہ موڑنا چاہئے ـــــ ابلیس نے منہ موڑا اور دنیا و آخرت میں رسوا ہوا ـــــ کہیں کا نہ رہا ـــــ ان کے آگے جھکنا خدا کے آگے جھکنا ہے ـــــ اُن سے منہ موڑنا خدا سے منہ موڑنا ہے ـــــ ابلیس یہ نکتۂ توحید اور رمزِ محبت نہ سمجھا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود ٹھہرا ـــــ اللہ کے محبوبوں کی شان ہی نرالی ہے ـــــ ان کے عصا کی یہ شان کہ پتھر پر پڑے تو چشمے پھوٹ پڑیں اور پیاسے سیراب ہو جائیں ـــــ دریا پر پڑے تو راستہ پیدا ہو جائے اور قافلوں کے قافلے دریا پار کر لیں ـــــ ان کے پیرہن کی یہ شان کہ چہرے پر ڈالا جائے تو بے نور آنکھیں منوّر کر دے ـــــ ان کے نقشِ پا کی یہ شان کہ قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا جائے اور سجدہ گاہ بنا لیا جائے ـــــ اور محبوبوں کے محبوب سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کیا ہو گی جنکا ذکر زبور میں ـــــ جنکا ذکر انجیل میں، جنکا ذکر توریت میں ـــــ جنکا ذکر ویدوں میں، جنکا ذکر اپنشدوں میں، جنکا ذکر پرانوں میں جنکا ذکر ژند و اوستا میں ـــــ انکا ذکر اللہ نے بلند کیا ـــــ کون جانے کب سے بلند کیا ـــــ کون سمجھے کہاں تک بلند کیا ـــــ بلندیاں اُنکے سامنے ہیں ـــــ بلندیاں ان کے قدم چوم رہی ہیں ـــــ امام احمد رضا نے اس بلند مرتبت ہستی کے کمالات کو سارے عالم کے سامنے پیش کیا ـــــ یہ انکا عظیم کارنامہ ہے۔

انہوں نے شمول الاسلام لآباء الرسول الکرام (۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) لکھ کر آپ کے آباء و اجداد کی عظمتوں کو اجاگر کیا ـــــ نطق الہلال بارخ ولادۃ الحبیب والوصال (۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء) لکھ کر یہ بتایا کہ اس جانِ جاں نے رُخ زیبا سے نقاب کب اٹھائی اور رُخِ زیبا پر نقاب کب ڈالی ـــــ النعیم المقیم فی فرحۃ مولد النبی الکریم (۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء) لکھ کر یہ بتایا کہ یوم ولادت باسعادت خوشیاں منانے کا دن ہے، شادیاں رچانے کا دن ہے ـــــ العروس لاسمار

Marfat.com

فقہِ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب باذن اللہ ـــــ الحسنی فیما للنبیا من الاسماء الحسنے (۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء) لکھکر یہ بتایا کہ اس محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دو نہیں ایک ہزار سے زیادہ نام ہیں

(۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) لکھکر یہ بتایا کہ اس محبوبِ رب العلمین کو شہنشاہ بھی کہئے تو سجتا ہے ـــــ منیر العینین فی حکم تقبیل الابہامین (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) لکھکر یہ بتایا کہ اس تاجدارِ دو جہاں

کے نامِ نامی پر عشاق بتے تابانہ اپنے انگوٹھے چومیں تو خیر و برکت ہے ـــــ تمہید ایمان بآیاتِ قرآن (۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) لکھکر مقاماتِ مصطفٰی کی بَرتری اور یہ بتایا کہ انکی جناب میں ادنٰے

گستاخی بھی کفر ہے ـــــ سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی (۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء) لکھکر آپکے اختیار و اقتدار کا نظارہ دکھایا ـــــ اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجمیل (۱۲۹۸ھ/

۱۸۸۰ء) لکھکر بتایا کہ انکے دربارِ عالی کی یہ شان ہے کہ جبریل امین بھی خادمانہ حاضر ہوتے ہیں ـــــ منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب (۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء) لکھکر بتایا کہ انکی شانِ اقدس یہ ہے

جسکو حرام کردیں حرام ہو جائے ـــــ جسکو حلال کردیں حلال ہو جائے ـــــ الوہبۃ الجدیدۃ فی وجود الحبیب فی مواضع عدیدہ (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) لکھ کر یہ بتایا کہ انکی محبوبیت

کی یہ شان ہے کہ انکا عاشق جہاں یاد کرتا ہے موجود پاتا ہے ـــــ اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون (۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) لکھ کر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی

وسعتوں اور پہنائیوں کو بیان کیا ـــــ صلات الصفا فی نور المصطفٰی (۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء) لکھ کر نورانیتِ مصطفٰی صلے اللہ تعالےٰ وسلم کا جلوہ دکھایا

ـــــ ہدی الحیران فی نفی الفیٔ عن شمس الاکوان (۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء) لکھ کر یہ بتایا کہ اس پیکرِ نور کا سایہ نہ تھا ـــــ مبین الہدٰی فی نفی امکان المصطفٰی (۱۳۲۴ھ/

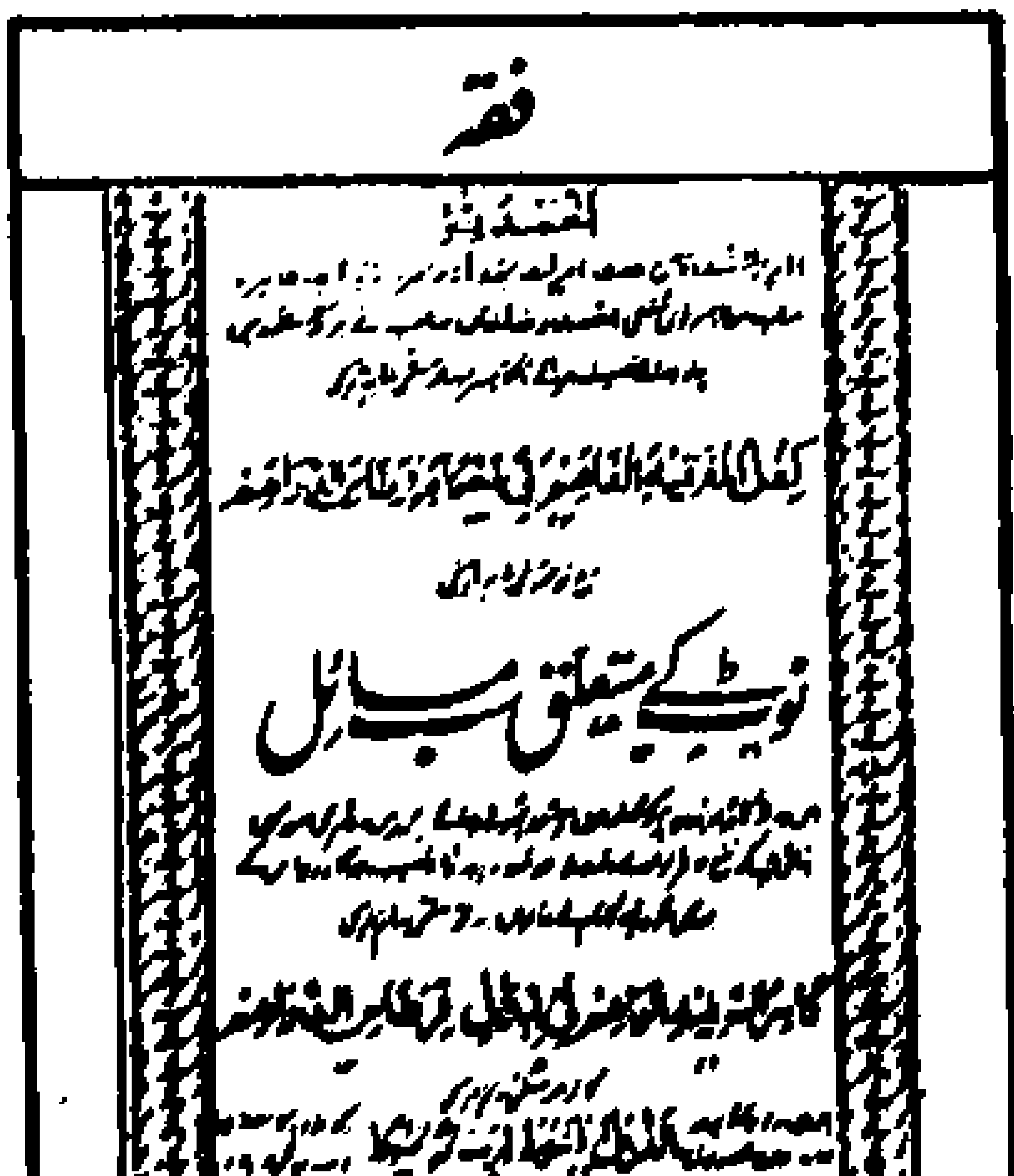

۱۹۰۶ء) لکھ کر یہ بتایا کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالم میں یگانہ و یکتا ہیں ان جیسا ہونا ممکن ہی نہیں ـــــ

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین (۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء) لکھ کر یہ بتایا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرورِ انبیاء ہیں ـــــ جزاء اللہ

عدوہ بابائہ ختم النبوۃ (۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء) لکھ کر یہ بتایا کہ سرورِ انبیاء خاتم الانبیاء ہیں انکے بعد نہ کوئی نبی آئیگا اور نہ کوئی رسول

منبہ المنیہ بوصول الحبیب الی العرش والرؤیہ (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) لکھ کر یہ بتایا کہ تاجدارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم عرش پر گئے اور دیدارِ الٰہی

سے مشرف ہوئے ـــــ حجان التاج فی بیان الصلوۃ قبل المعراج (۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء) لکھ کر یہ بتایا کہ واقعہ معراج سے

پہلے وجانِ جہاں کیسے نماز پڑھتے ـــــ اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفٰی والآل والاصحاب (۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء) لکھکر بتایا کہ

سوادِ اعظم اہلسنت اللہ تعالےٰ مصطفٰی آلِ مصطفٰی اور اصحابِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں ـــــ

Marfat.com

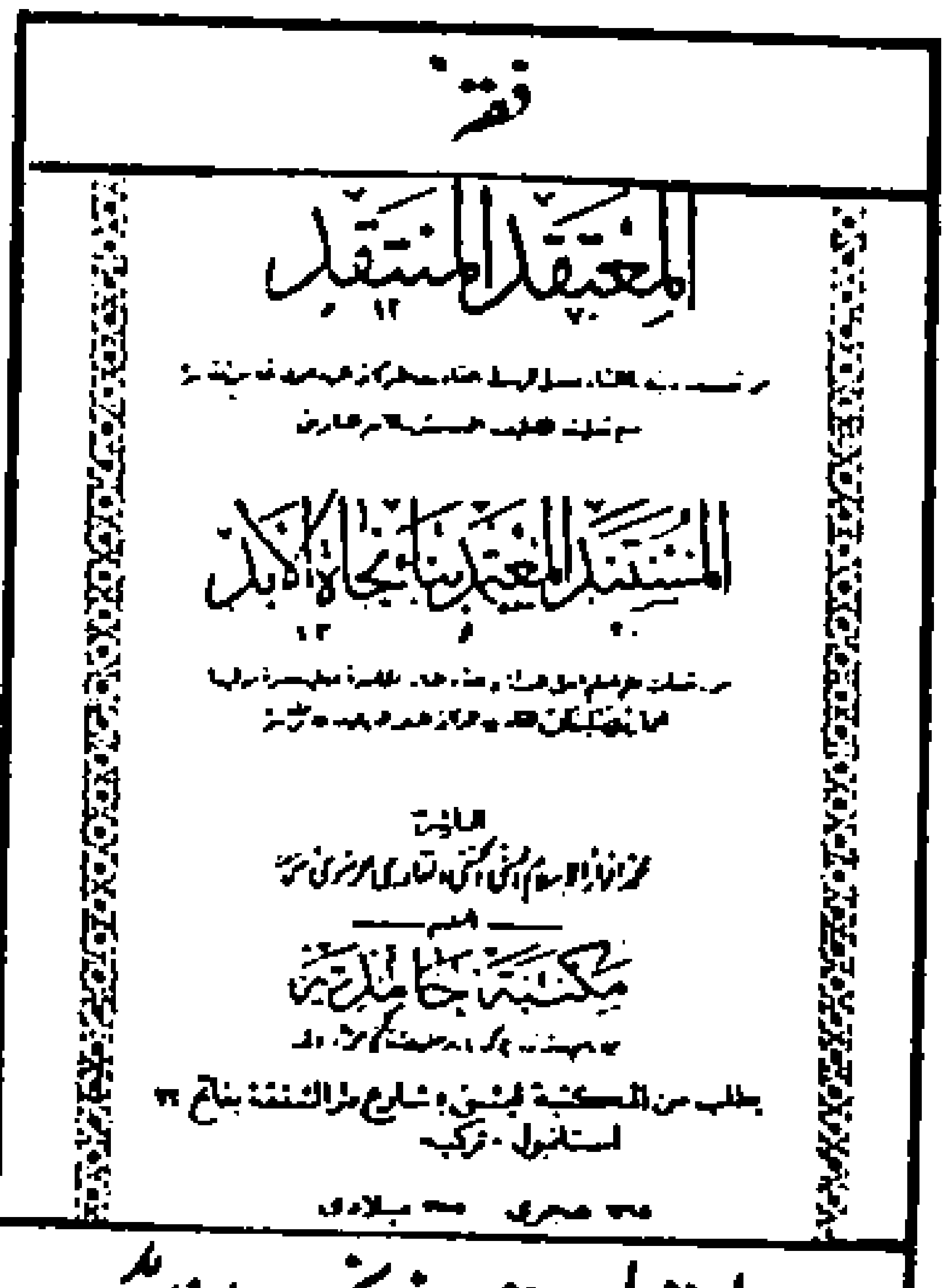

المعتمد المستند بناء نجاة الابد

بدر الانوار فی آداب الآثار (۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) لکھ کر یہ بتایا کہ عاشق کیلئے محبوب کی نشانیاں کتنی پیاری ہوتی ہیں اور اس کے آداب کیا ہوتے ہیں ـــــ الکوکبۃ الشہابیہ (۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء) لکھ کر عظمت و ناموسِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنیوالوں کو للکارا اور گستاخانِ رسول کا منہ بند کیا ـــــ حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء) لکھ کر اس جانِ جاں کے اس انداز سے گیت گائے کہ سارا چمن چہچہانے لگا ـــــ امام احمد رضا کا قلم زندگی بھر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلتا رہا ـــــ انہوں نے سیرت کے ایک ایک گوشے پر مستقل رسالے تصنیف فرمائے اور وہ تحقیق فرمائی جو کتبِ سیرت میں نظر نہیں آتی ـــــ انہوں نے سیرت ہی کو اپنا محورِ قلم بنایا ـــــ محبوبِ خدا کی ایک ایک خوبی کو اسطرح روشن کیا کہ اسکی روشنی سے ماحول جگمگانے لگا ـــــ اور ہر زبان اُنکے گن گانے لگی ـــــ سیرت لکھنے والوں نے بہت سی کتابیں لکھیں لیکن جو تابشِ امام احمد رضا کے قلم میں نظر آئی اور جو زندگی انکی تحریروں میں دیکھی گئی کہیں نہیں دیکھی گئی ـــــ انہوں نے نظم و نثر دونوں میں سیرت کو اجاگر کیا ـــــ ان کا مشہور و معروف سلام جو ذوق و شوق سے مشرق و مغرب میں پڑھا جاتا ہے قصیدۂ نعتیہ ہی نہیں بلکہ سیرت پر ایک کتاب ہے ـــــ امام احمد رضا کا موضوع محمدِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس شخصیت ہی رہی ـــــ اِس سے کسی کو انکار نہیں ـــــ وہ عالمِ اسلام میں عظمتِ مصطفیٰ کے علمبردار تھے ـــــ انکی زندگی عشقِ مصطفےٰ سے عبارت تھی ـــــ اور عشقِ مصطفےٰ ہی ہمارے دُرد کا مداوا اور ہمارے دکھوں کا علاج ہے ـــــ اور کوئی علاج نہیں ـــــ امام احمد رضا کی پکار تھی کہ دلوں کو عشقِ مصطفےٰ سے آباد کرو ـــــ

◎

امام احمد رضا کی زمانے پر نظر تھی ـــــ وہ زمانے کی حرکی قوت کو محسوس کرتے تھے ـــــ وہ جانتے تھے کہ اسلام جدت پسند ہے ـــــ نہ رجعت پسند ہے نہ قدامت پرست ـــــ اِسکی فطرت میں جدت پسندی ہے ـــــ وہ جامد نہیں متحرک ہے ـــــ زمانے کے ہزاروں نشیب و فراز اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے ـــــ اسلام کو اس ذاتِ اقدس نے مکمل فرمایا جسکا ارشاد ہے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ـــــ ہر دن ایک نئی شان میں ہے ـــــ اور

Marfat.com

اِسکو اُس پیکرِ نوری نے نافذ کیا جس کے لئے اعلان کیا گیا ——— وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ——— اور تیری ہر آنیوالی گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے ——— اور جس دل میں اسلام بہت ہے اسکی شان یہ بتائی کہ اُسکے دو دن یکساں نہیں گزرتے ——— ع ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان ——— زمانہ متحرک ہے کائنات کی ہر شئے متحرک ہے ——— جمود نام کو نہیں۔ قرآن کی جو شکل و صورت عہدِ نبوی میں تھی، آج نہیں ——— بیشک متنِ قرآن وہی ہے مگر کتابت کی یہ نگارنگی، گلکاریوں میں یہ رنگ آمیزی، کاغذوں کی یہ بوقلمونی، جلدوں کی یہ خوش جمالی عہدِ نبوی میں کہاں تھی جو آج ہے؟ ——— یہ ساری نئی باتیں ہیں مگر سب کو دل سے بھاتی ہیں ——— عہدِ نبوی میں مساجد کی جو صورت تھی آج نہیں ——— در و دیوار کی یہ سج دھج، محراب و منبر کی یہ زیب و زینت، گنبد و مینار کی یہ شان و شوکت عہدِ نبوی میں کہاں تھی جو آج ہے؟ ——— یہ سب نئی باتیں ہیں مگر سب کو دل سے پسند ہیں کہ زمانہ متحرک ہے، ایک حالت پر نہیں رہتا ——— احادیث میں قرآن کو غیر ضروری طور پر سجانے اور مسجدوں پر غیر ضروری طور پر رقم خرچ کرنے کی ممانعت ہے مگر پھر بھی کسی کتب فکر نے کوئی آواز نہ اٹھائی ——— اور زمانہ کی حرکی قوت کو تسلیم کیا ——— ہم سب نے وہ باتیں بھی تسلیم کر لیں جو منشاءِ شریعت کے خلاف ہیں ——— شاندار مکانوں کی تعمیر، بڑے بڑے شہروں کی آبادی، زندگی میں اسراف و تبذیر یہ سب منشاءِ شریعت کے خلاف ہیں ——— مگر کوئی معترض نہیں بلکہ ان امور میں منہمک ہیں ——— جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کا احترام یہ سب جدید سے جدید تر ہیں ——— سب سلامی دیتے ہیں، سب ترانے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں، کسی کو اعتراض نہیں ——— مگر جب محمدِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی بات آتی ہے، جن کے طفیل وہ ملک ملا جس کے جھنڈے کو سلامی دیجاتی ہے اور جس کے ترانے کھڑے ہو کر گائے جاتے ہیں تو بعض حضرات روٹھے روٹھے نظر آتے ہیں ——— حالانکہ ہزار جھنڈے انکے قدموں پر نثار ہوں اور ہزار ترانے انکی آن پر قربان ہوں جنکے دم قدم سے ہم جیتے ہیں ——— ہمارے قول و عمل تضادات کے شکار ہیں ——— من چاہتا ہے تو دین کی بات کرتے ہیں، نہیں چاہتا تو درگزر کرتے ہیں ——— امام احمد رضا نے قول و عمل کے اِس تضاد کے خلاف جہاد کیا ———

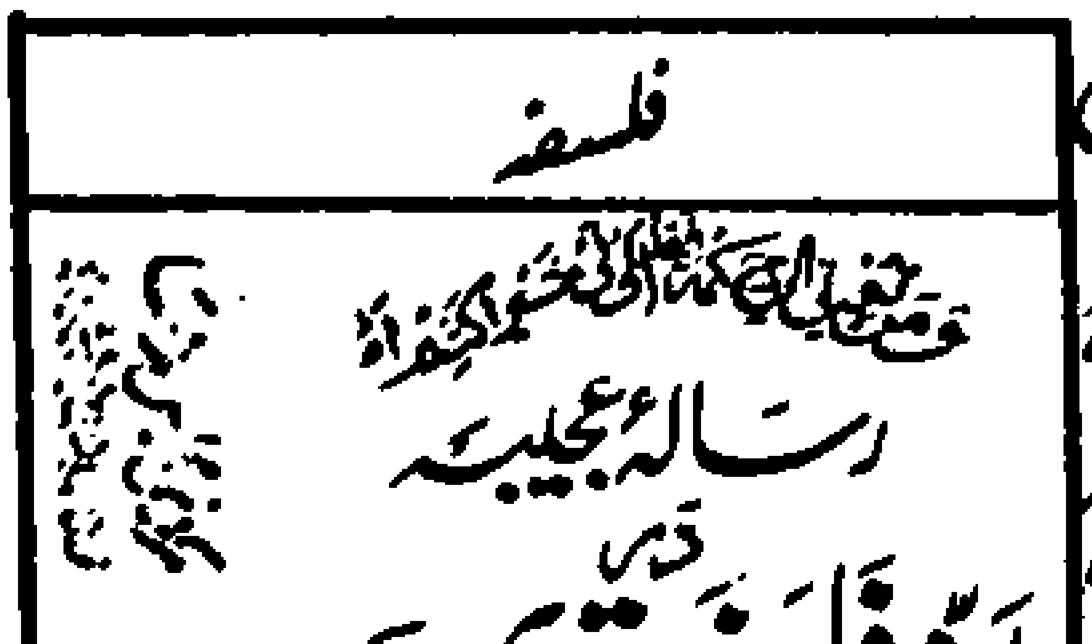

اگر حالات کی تبدیلی کے ساتھ ایک اصول کے تحت ایک بات جائز ہے تو دوسری بات بھی جائز

Marfat.com

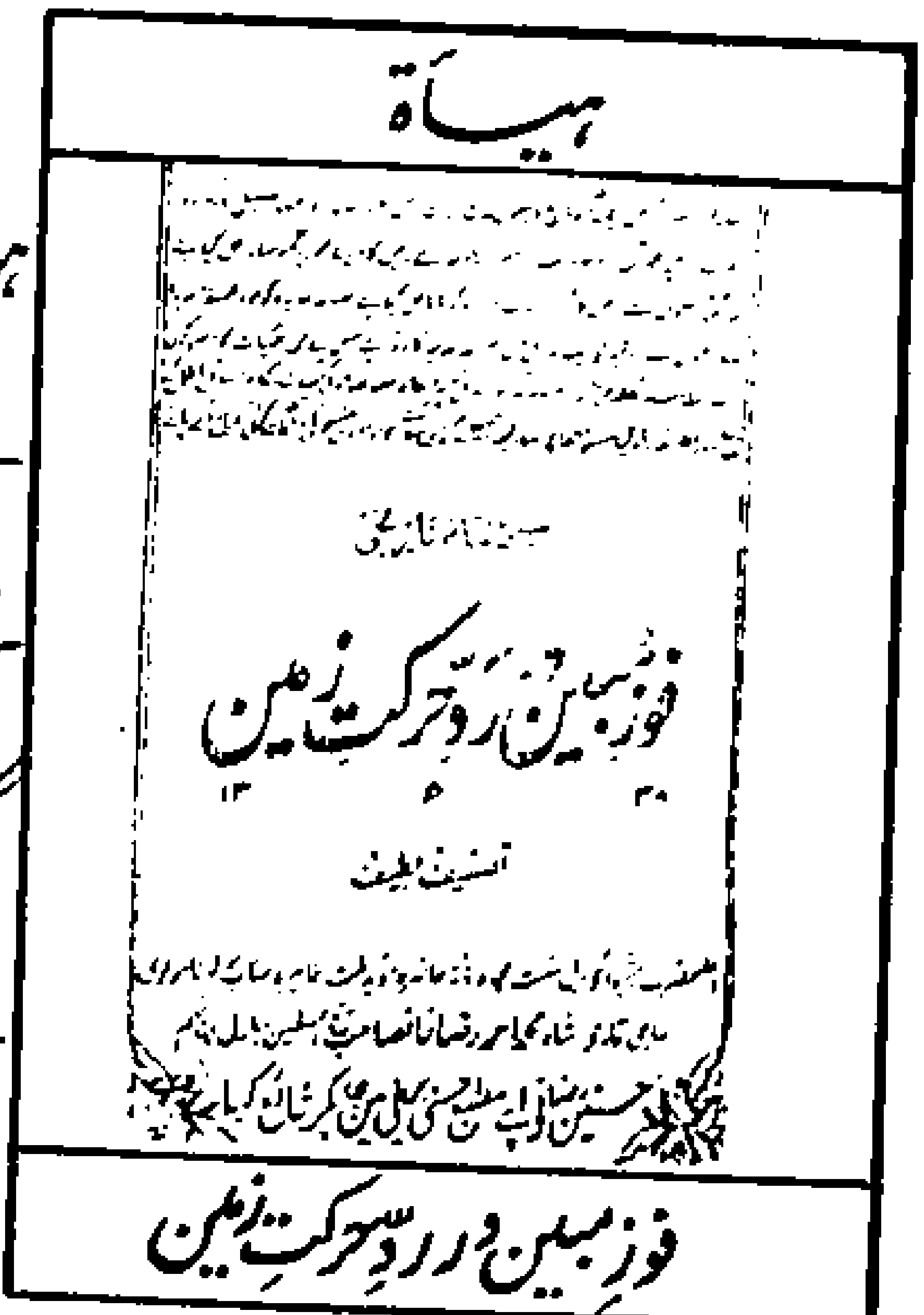
ہیأۃ

فوزِ مبین در ردِ حرکتِ زمین

تصنیف لطیف

فوزِ مبین در ردِ حرکتِ زمین

ہونی چاہیے خصوصاً وہ باتیں جن کا تعلق عظمتِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے جو مقصود و مطلوبِ قرآن ہے ——— نت نئی باتوں (بدعات) کے بارے میں امام احمد رضا کا مسلک یہ تھا کہ ہر وہ نئی بات جس کو شارع علیہ السلام نے منع نہ کیا ہو اور جس سے منشائے شریعت کو تقویت پہنچے جائز ہے ——— امام احمد رضا کی اصول پسندی نے گوارا نہ کیا کہ وہ طفلانہ ضد کو اپنا شعار بنائیں اور اپنی پسند و ناپسند کو معیارِ شریعت بنا کر ملتِ اسلامیہ کو عظیم تفرقہ میں مبتلا کریں ——— انہوں نے وہی مسلک اپنایا جو صدیوں سے جمہور کا مسلک رہا ہے ——— انہوں نے قرآن و حدیث اور جمہور علماء کے اقوال سے مسلکِ حق روشن کیا ——— جہلاء نے جو نت نئی بدعات نکالی ہیں ان سے امام احمد رضا کا کوئی تعلق نہیں ——— وہ ایک جہانِ علم و فضل تھے ——— کوئی اس جہان کی سیر تو کرے ——— پھر جو نہ دیکھا تھا دیکھے ——— اور جو نہ سنا تھا سنے ———

امام احمد رضا نے معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنے کیلئے بڑی جدّ و جہد کی ان برائیوں کی نشاندہی کی جو منشائے شریعت کے خلاف اور حرام و ناجائز ہیں مثلاً ① طریقت کو شریعت سے الگ سمجھنا ② پیروں فقیروں کے سامنے عورتوں کا بے پردہ آنا ③ قبروں کی زیارت کے لیے عورتوں کا جانا ④ رہن سہن میں کفار و مشرکین سے مشابہت پیدا کرنا ⑤ غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شریک ہونا ⑥ تعزیے بنانا نکالنا اور دیکھنا ⑦ سینہ کوبی و ماتم کی محفلوں میں شریک ہونا ⑧ آلاتِ موسیقی کے ساتھ قوالی سننا ⑨ قرآن خوانی پر اجرت لینا ⑩ تقریروں پر اجرت لینا ⑪ بزرگوں کی تصاویر لگانا اور انکا احترام کرنا ⑫ قبرستان میں جوتی پہن کر جانا اور قبروں پر پیر رکھنا ⑬ فرضی قبریں بنا کر زائرین کو دھوکہ دینا ⑭ قبر کا طواف کرنا ⑮ قبر کو سجدہ کرنا ⑯ قبر پر لوبان اگربتی جلانا ⑰ میت کے گھر جمع ہو کر کھانا پینا ⑱ لڑکے والوں کا لڑکی والوں سے جہیز طلب کرنا ⑲ قرآن سے فال نکالنا ⑳ داڑھی منڈانا ㉑ انگریزی وضع کے لباس پہننا وغیرہ وغیرہ۔

امام احمد رضا بدعات سے اس حد تک متنفر ہیں کہ اہلِ بدعت کی صحبت کو بھی مہلک قرار دیتے ہیں وہ اہلِ بدعت سے بچنے کی ہدایت فرماتے ہیں ——— انہوں نے عوام و خواص سب کو نصیحت فرمائی اور اپنے دور کے علماء کو بھی نصیحت فرمائی جو مبتدعین کے شکار ہوتے جا رہے تھے چنانچہ مولانا محمد علی مونگیری کو ایک خط میں لکھتے ہیں ———

Marfat.com

"آپ جیسے صوفی صافی منش کو حضرت شیخ مجدد الفِ ثانی رحمہ اللہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور اسمیں عین ہدایت کے امتثال کی امید رکھتا ہوں ——— حضرت ممدوح ایک مکتوب شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ——— "فسادِ مبتدع زیادہ تر از فسادِ صحبت صد کافر است" ——— مولانا! خدارا انصاف۔ آپ یا زید یا اور اراکین مصلحتِ دین و مذہب کو زیادہ جانتے ہیں یا حضرتِ مجدد؟" (مکتوب محررہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء بحوالہ المکتوبات مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء ص ۹۱)

امام احمد رضا دین تو دین، دنیوی زندگی میں ایسی تمام باتوں کی تائید کرتے تھے جو فرد کے اسلامی تشخص کو مجروح کردے ——— اسلام کے بارے میں وہ جتنے حساس تھے ان کے عہد میں کوئی اتنا حساس نہ ہوگا ——— ان کا احساس جذباتی یا مصلحت اندیشانہ یا ریاکارانہ نہ تھا ——— سچا تھا ——— وہ انگریزی لباس کے اس حد تک خلاف تھے کہ جو اس لباس میں نماز پڑھ لیتا اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے، وہ انگریزوں کی متعصبانہ ذہنیت کو جانتے تھے ——— انگریز نے ہماری سلطنت کو اجاڑا، ہمارے معززین کے لباس کو خادموں کیلئے مخصوص کر دیا اور مخدوموں کیلئے نیا لباس تراشا ——— ہمارے فرش و فروش پر کرسیاں اور صوفے جمائے خود ہم سے ہماری تہذیب کو پامال کرایا ——— جس فرش پر ہمارے اسلافِ کرام فخر سے بیٹھتے تھے آج اسی فرش پر ہم فخر سے جوتیاں رکھتے ہیں ——— جبتک جذبۂ غیرت بیدار نہ ہوگا، کام نہ بنے گا، بیشک ع غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں ——— قوموں نے غیرت سے پایا ہے بے غیرتی سے کھویا ہے ——— امام احمد رضا افرادِ ملت میں اسلامی غیرت پیدا کرنا چاہتے تھے ——— وہ اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی علوم و فنون کے علمبردار اور پرچارک تھے ——— انہی کی تحریک سے آج ہم مسلمانوں میں جذبۂ دینی اور جذبۂ عشقِ رسول نظر آرہا ہے ———

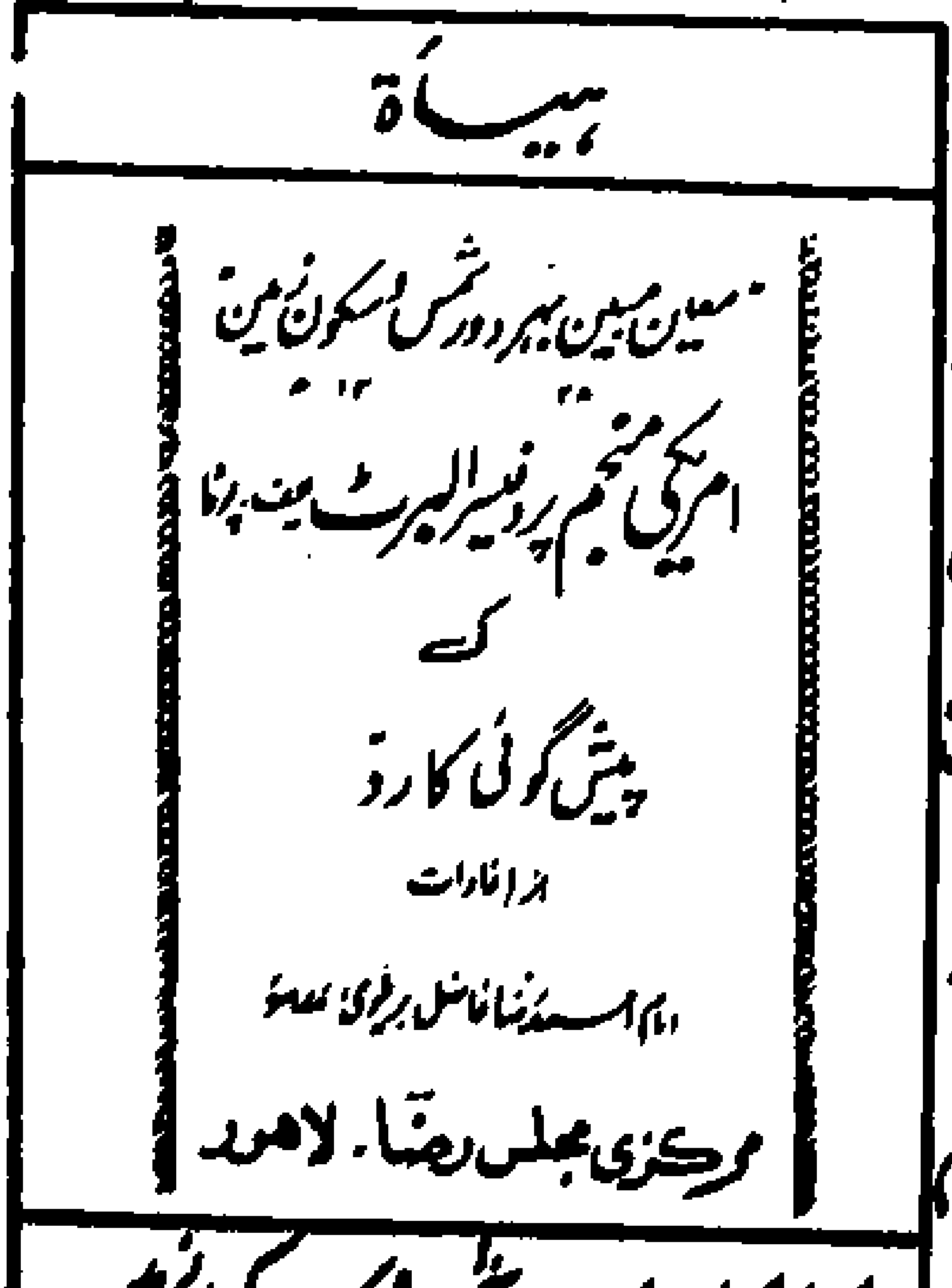
ہیئاۃ

معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

امریکی منجم پروفیسر البرٹ ایف پورٹا

کے

پیش گوئی کا رد

از افادات

امام احمد رضا فاضل بریلوی

مرکزی مجلس رضا۔ لاہور

معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

امام احمد رضا جن افکار و نظریات کے داعی تھے وہ وہی تھے جو تقریباً ایک صدی قبل حرمین شریفین اور سلطنتِ عثمانیہ کے افکار و نظریات تھے ——— ہمارے جوانوں کو نہیں معلوم کہ سلطنتِ عثمانیہ مسلمانوں کی کتنی عظیم سلطنت تھی، یہ چار برِّ اعظموں پر پھیلی ہوئی تھی ——— آج روس اور امریکہ کی بھی اتنی بڑی سلطنت نہیں ——— اس عظیم سلطنت کا وہی مسلک تھا جس کا امام احمد رضا نے پرچار کیا ——— سلطان عبدالحمید خان (م ۱۹۰۸ء) تک سلطنتِ ترکیہ بلغاریہ سے بحیرۂ عرب اور طرابلس تک پھیلی ہوئی تھی ——— سلطان صحیح العقیدہ اور عاشقِ

Marfat.com

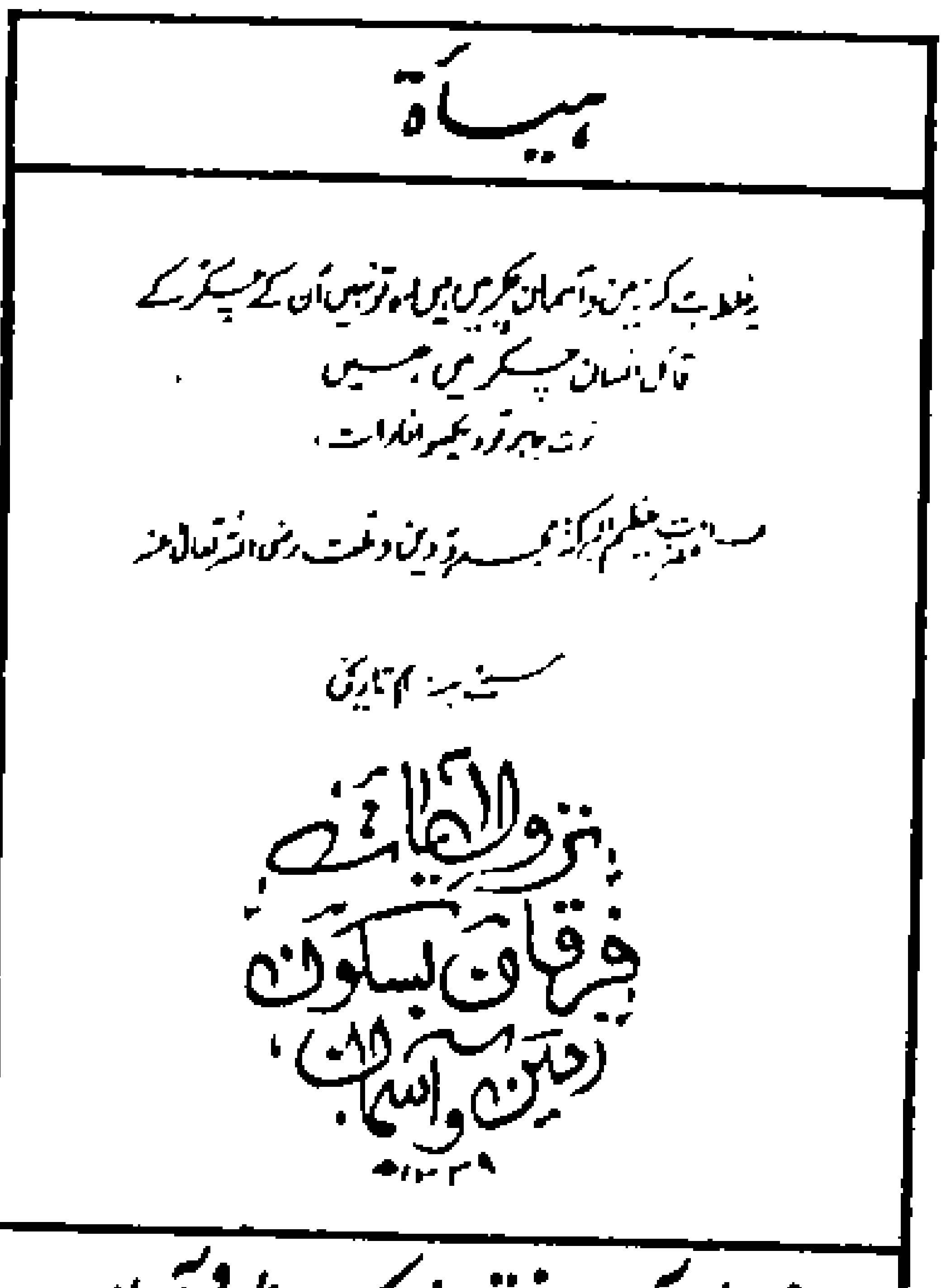

نزولِ آیات فرقان بسکونِ زمین و آسمان

رسول تھا، اس کے جذبۂ حبِّ رسول کا یہ عالم تھا کہ جب فرانس کی ایک کمپنی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈرامہ اسٹیج کرنا چاہا
تو سلطان نے تلوار نیام سے نکال لی اور اعلان کیا کہ جب تک عیسائی دنیا اس ناپاک ارادے سے باز نہ آئیگی یہ تلوار نیام میں نہ جائیگی
ـــــ اس اعلان سے نہ صرف فرانس بلکہ پورا یورپ تھرّا گیا، عیسائی دنیا نے سلطان سے معافی مانگی اور اس ارادے سے
باز آئی ـــــ اسی قسم کے مجاہدانہ کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے مصر کے ادیب و شاعر احمد شوقی نے کہا تھا ـــــ
"جہاں جہاں تو شمشیر کے جوہر دکھاتا ہے دین کو مدد ملتی ہے" ـــــ سلطنتِ ترکیہ دشمنانِ اسلام کی
نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی تھی ـــــ امام احمد رضا کا زمانہ اس سلطنت کے شکست و ریخت کا زمانہ ہے
ـــــ دشمنوں کو اسلام کی ہیبت و جلالت ایک آنکھ نہ بھائی ـــــ سازشوں کا جال بچھایا گیا ـــــ مسلمانوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں ذبح
کرایا گیا ـــــ اسلامی آثار کو خود مسلمانوں کے ہاتھوں مٹایا گیا ـــــ وہ آثار جس سے قوموں کی ڈھارس بندھی رہتی ہے ـــــ وہ آثار قرآن حکیم نے جن کو
عزت دی اور قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ـــــ وہ آثار دورِ جدید جنکے سہارے قوموں کا مزاج بدل رہا ہے ـــــ ہاں وہ آثار جنکی محافظ سلطنتِ عثمانیہ تھی ـــــ
ان آثار کو شرک و بت پرستی کا نام دیکر مٹا دیا گیا ـــــ عالمِ اسلام کے دل توڑ دیئے گئے ـــــ سلطنتِ عثمانیہ کو پارہ پارہ کر دیا گیا ـــــ اور یہ سلطنت جن
عالمگیر افکار و نظریات کی حامل تھی، انکو جرح و تنقید کا نشانہ بناکر بکھیر دیا گیا ـــــ محکم نظریات کے سہارے قوموں کی ساکھ قائم ہوتی ہے ـــــ جب نظریات کے تار و
پود بکھر جاتے ہیں قومیں بکھر جاتی ہیں ـــــ یہ ایک داستانِ خونچکاں ہے جو نہ ہماری کلیات کے نصاب میں ہے نہ جامعات کے نصاب میں ـــــ ایک قیامت
گذر گئی اور آج کسی کو خبر نہیں ـــــ یہ سب کچھ اس لئے چھپایا گیا کہیں مقدس چہروں کا نکھار نہ مٹ جائے ـــــ
ہمیں ان نظریات کی طرف لوٹ جانا چاہیے جنہوں نے ہمیں عظمت و شوکت بخشی ـــــ دورِ غلامی کے جن افکار نے سوائے انتشار کے
ہمیں کچھ نہ دیا، ان کو چھوڑ دینا چاہیے ـــــ نہ معلوم ہم چاہِ ظلمت میں کب سے بھٹک رہے ہیں ـــــ اگر ہوش نہ آیا تو نہ معلوم کب تک بھٹکتے رہینگے
ـــــ ہم کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ دورِ آزادی کے افکار و نظریات سے اپنے دل و دماغ کو سجائینگے یا دورِ غلامی کے افکار سے ـــــ دنیا میں آزاد اور

Marfat.com

یادگار رہتا ہے تو وہی افکار اپنانے ہونگے جنہوں نے کبھی ہم کو مرد پرور بن کا امیر بنایا تھا ــــــ

ایک زمانہ تھا کہ اجتہاد کی رَد چلی ــــــ امام احمد رضا ہرکس و ناکس کے اجتہاد کے خلاف تھے ــــــ انکا کہنا تھا کہ گذشتہ تیرہ صدیوں میں بہت لکھا جا چکا ہے اور اسکا مطالعہ اور اس میں غور و خوض اکثر مسائل کے حل کیلئے کافی ہے پھر اجتہاد کی کیا ضرورت؟ ماضی کی تحقیقات سے آنکھیں بند کر لینا اور جدّت پسندی کے جوش میں اسلامی قوانین و علوم پر عبور نہ ہوتے ہوئے بھی خود اجتہاد کرنا ان کے نزدیک عاقبت نا اندیشانہ عمل تھا ــــــ انہوں نے خود جدید مسائل کو قدیم تحقیقات کی روشنی میں حل کیا ہے مثلاً کاغذ کے نوٹ اور اس پر زکوٰۃ کا مسئلہ بالکل نیا تھا ــــــ اصل میں زکوٰۃ سونے چاندی پر ہے کاغذ کے نوٹ کا بھی وہی حکم ہے یا نہیں؟ ــــــ علماءِ حرمین کے استفسار پر امام احمد رضا نے عربی میں کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کے عنوان سے ایسا فاضلانہ مقالہ لکھا کہ سب حیران رہ گئے ــــــ اِس مقالے کو سامنے رکھ کر لندن یونیورسٹی کے پروفیسر محمد حنیف اختر فاطمی نے انگریزی میں ایک مفید مقالہ قلمبند کیا ہے جو مجلسِ رضا، مانچسٹر کی طرف سے شائع ہوگا اور یہی وہ مقالہ ہے جو پاکستان میں بینکنگ کیلئے رہنما ثابت ہوا۔

تکسیر

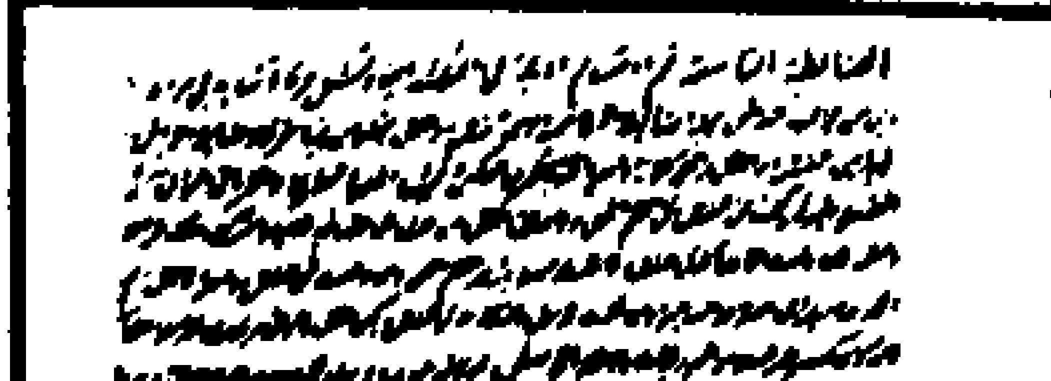

اطائب الاکسیر فی علم التکسیر

ہم اپنی کوتاہیوں اور کم علمیوں کو چھپانے کے عادی ہوگئے ہیں ــــــ عرصہ دراز تک پاکستان میں یہ سوچا گیا کہ زبانِ اردو علومِ جدیدہ کے بیان پر قادر ہے یا نہیں؟ ــــــ مگر ۵۰ سال قبل امام احمد رضا نے حرکتِ زمین کے رد میں اردو میں محققانہ مقالہ لکھا تھا جو ایک سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے ــــــ یہ مقالہ ایسی بامحاورہ اردو اور روزمرہ میں لکھا گیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے ــــــ مافی الضمیر کے اظہار میں کہیں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی ہے ــــــ قلم ایسا رواں دواں جیسے سیلِ رواں ہو ــــــ

فنِ طب جس کی تحقیقات اپنے عروج پر پہنچ چکی تھیں ــــــ نباتات کے خواص معلوم کئے جا چکے تھے ــــــ تشخیص و تجویز کے سارے اصول مرتب ہو چکے تھے ــــــ ایسے صاحبِ بصیرت حکماء پیدا ہو چکے تھے جو

Marfat.com

توقیت

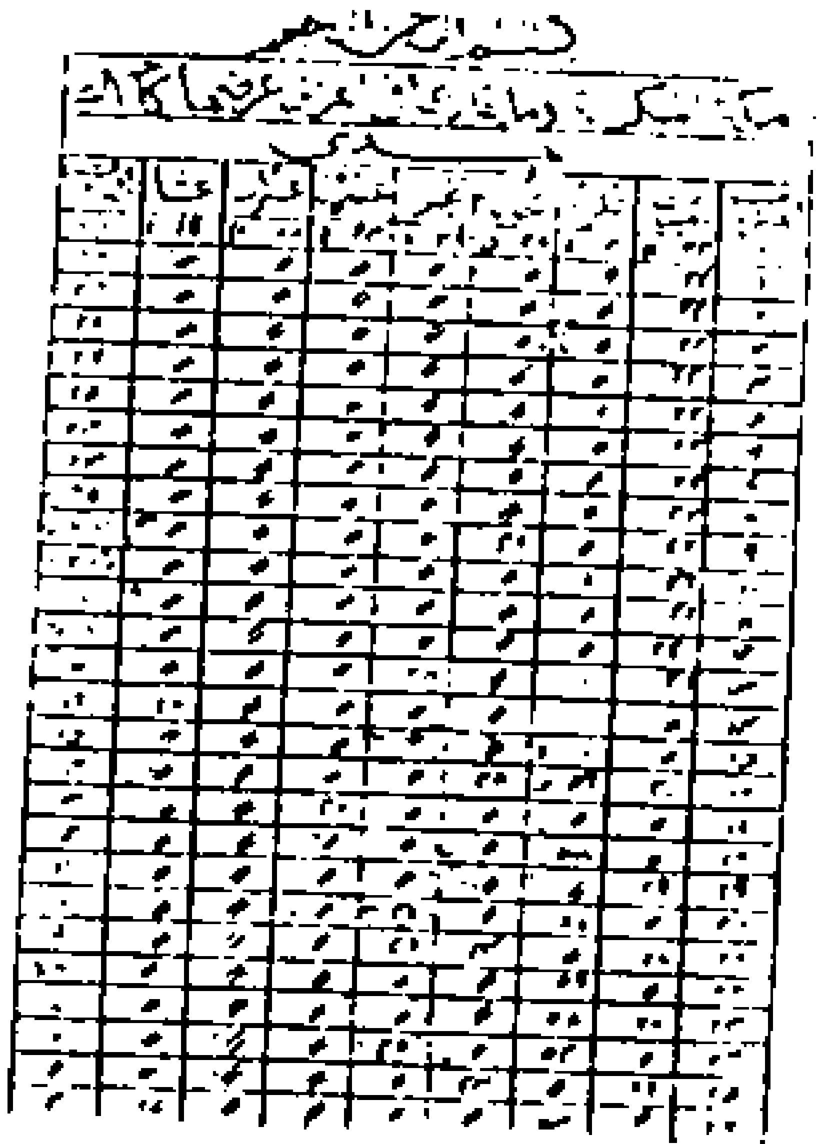

اوقاتِ صلوٰۃ مکہ معظمہ

نبض پر ہاتھ رکھ کر سب کچھ بتادیا کرتے تھے اور اب بھی ہیں مگر قدر نہیں —— طبِ مغرب نے ہم پر جادو
کیا، نباضی آلات کی نذر ہوگئی —— حکماء جو چشمِ بیمار رکھتے تھے آنکھوں سے محروم ہوگئے اب
وہ مریض کا حال آلات سے پوچھتے ہیں اور جھوٹ سچ جو وہ بتاتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں ——
محتاجی اور فقیری و مسکینی نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا —— ایک ایک کا منہ تکتے ہیں —— اپنی دولت سے
غافل ہیں —— اغیار سمجھتے ہیں شاید غریب و مسکین ہیں جبھی تو ٹکڑوں کو ترستے ہیں —— مگر
ہم تو امیروں کے امیر تھے —— یہ کیا ہوا؟ —— اور ایک بات جس سے اسلامی معاشرہ جانا پہچانا
جاتا تھا —— وہ تو اب ختم ہی ہوگئی —— انسانیت کا درد —— اب وہ درد نہیں رہا ——

◎

عہدِ امام احمد رضا اور اس کا ماضی قریب اور مستقبلِ قریب جو ایک صدی پر پھیلا ہوا ہے انقلابات اور محاربات کا دور تھا ——
امام احمد رضا انقلاب ۱۸۵۷ء سے تقریباً ایک سال قبل پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ء میں تحریکِ ترکِ موالات کے دور میں انتقال فرمایا —— ۱۸۸۴ء
میں انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا —— ۱۹۰۵ء میں تحریکِ ریشمی رومال کا آغاز ہوا، اسی زمانے میں جمعیت انصار الاسلام قائم ہوئی
—— ۱۹۰۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ قائم ہوئی —— ۱۹۱۱ء میں جنگِ طرابلس ہوئی، ۱۹۱۲ء میں جنگِ بلقان ہوئی، ۱۹۱۴ء میں
پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی جو ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی —— ۱۹۱۹ء میں تحریکِ خلافت شروع ہوئی بظاہر جس کا مقصد سلطنتِ عثمانیہ کی حفاظت و حمایت اور
اعانت تھا لیکن اندرونِ خانہ کانگریس کو اس سے بے پناہ قوت ملی اور وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہوگئی —— اسی زمانے میں جمعیۃ العلماءِ ہند قائم ہوئی ——
دوسرے ہی سال ۱۹۲۰ء میں مسٹر گاندھی نے تحریکِ ترکِ موالات شروع کی جس کا مقصد انگریزوں کا بائیکاٹ کرکے ان پر دباؤ ڈالنا اور ہندوستان کی آزادی کیلئے
راستہ ہموار کرنا بتایا گیا —— اسی زمانے میں تحریکِ ہجرت اور تحریکِ ترکِ گاؤکشی چلی —— ان تحریکوں کا مقصد مسلمانوں کو کمزور سے کمزور تر

Marfat.com

کرتا تھا ——— امام احمد رضا نے ان تحریکوں کے مضمرات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ ——— "دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے (۱) ——— اوّل اسکی موت کہ جھگڑا ہی ختم ہو (۲) ——— دوئم یہ نہ ہو تو اس کی جلاوطنی کہ اپنے پاس نہ رہے (۳) ——— سوم یہ بھی نہ ہو سکے تو آخیر درجہ اس کی بے پری کہ عاجز بن کر رہے" ———

تحریکِ خلافت میں ہندوستان کے بے دست و پا مسلمانوں کو انگریزوں سے لڑا کر ختم کرنے کی کوشش کی گئی ——— تحریکِ ہجرت میں مسلمانوں کو ہندوستان سے جلاوطن کر کے دور رکھنے کی کوشش کی گئی ——— تحریکِ ترکِ موالات میں مسلمانوں کے پاس جو کچھ تھا وہ سب کچھ لٹا کر عاجز اور بے پر بنانے کی کوشش کی گئی ——— دشمنانِ اسلام کے تینوں عزائم ان تحریکوں میں جھلک رہے ہیں ——— امام احمد رضا نے مسلمانوں کے سیاسی استحکام کے لئے اپنا معرکۃ الآرا مقالہ المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ (۱۹۲۰ء) پیش کیا اور معاشی استحکام کے لئے رسالہ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح (۱۹۱۲ء) پیش کیا جس میں ہدایت کی (۱) مسلمان اپنے معاملات باہم فیصل کریں (۲) تونگر مسلمان اپنے بھائیوں کے لئے بینک کھولیں (۳) ہنگامی حالات میں مسلمان اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں (۴) علمِ دین کی ترویج و اشاعت کریں ———

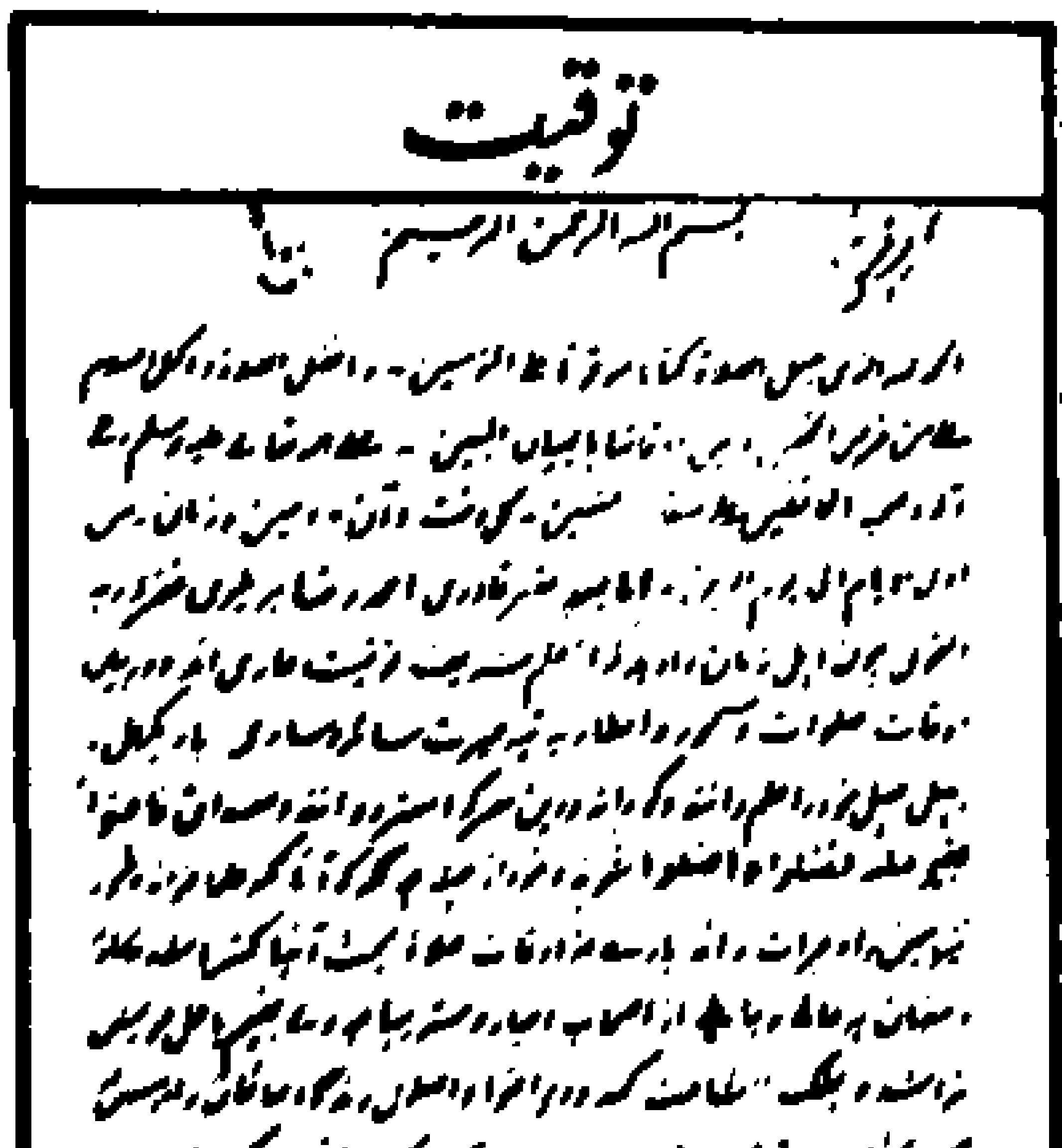
توقیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاج توقیت

امام احمد رضا مسلمانوں کیلئے اسلامی تعلیم کو بنیادی اہمیت دیتے تھے تاکہ ہر فرد یہ جان سکے کہ وہ کیا ہے اور اس کا دین کیا ہے ——— ان کے نزدیک تعلیم کا مقصدِ عظیم خدا اور رسول کی پہچان ہونی چاہئے تاکہ ایک اجتماعی بن تعمیر ہو سکے ——— وہ ضروری سمجھتے تھے کہ ابتدائی مرحلے میں طلبہ کے دل میں عظمتِ رسول کا نقش بٹھایا جائے اور نصاب ایسا رکھا جائے کہ دین و دنیا دونوں کیلئے مفید ہو ——— وہ انسان کو مشین بنانے اور معاشرے کو مشینوں کا ایک کارخانہ بنانے کے قائل نہ تھے بلکہ انسان کو انسان بنانے کے قائل تھے ———

ساری خرابیوں کی جڑ انسان کا انسانیت کے درجے سے گر جانا ہے ؎

اہلِ خرد نے دن یہ دکھائے ——— گھٹ گئے انساں بڑھ گئے سائے

Marfat.com

توقیت

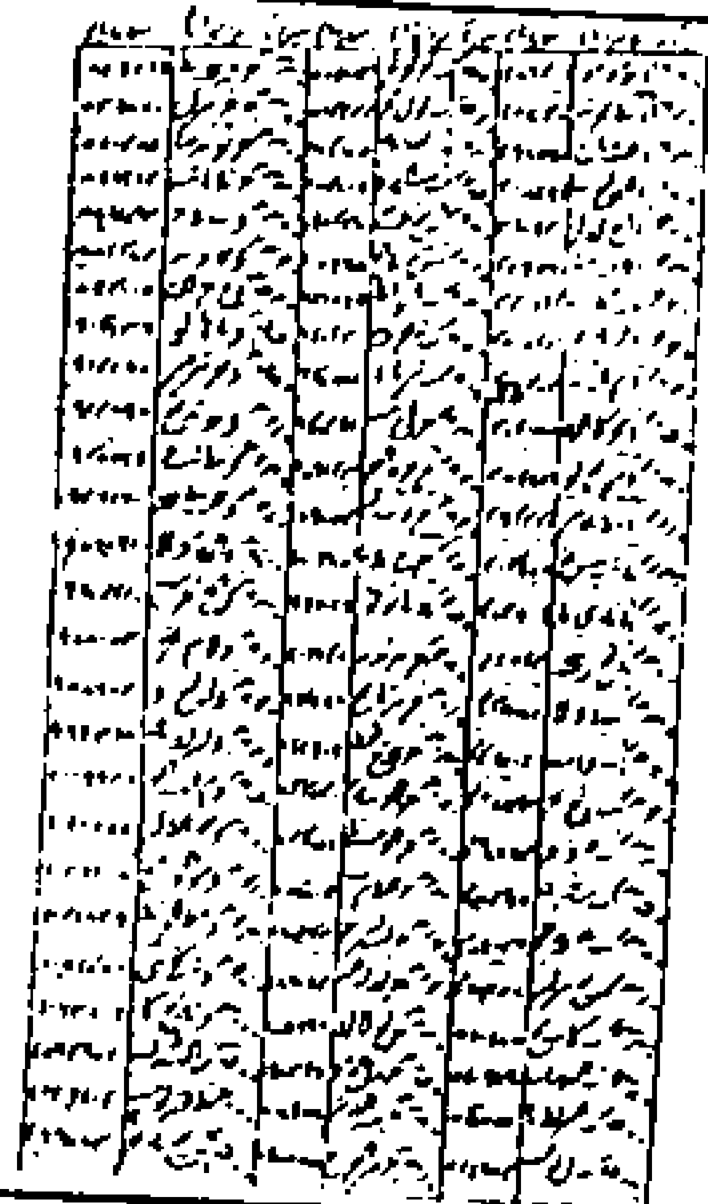

معدن علومی درسنین ہجری عیسوی و رومی

امام احمد رضا کی نگاہ دوربین دیکھ رہی تھی کہ مستقبل قریب میں ہندوستان کو آزادی ملنے والی ہے ـــــ چنانچہ اوائل شعبان ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء میں آپ سے پوچھا گیا کہ ہندوستان کو برطانوی حکومت سے نجات ملی تو قاضی شرع اور مفتی شرع کا تقرر کیسے ہوگا؟ ـــــ فرمایا غور کرونگا ـــــ پھر ایک روز خلافِ معمول بیٹھک میں تخت پر تین مخصوص نشستوں کا اہتمام کیا اور خود سامنے تشریف فرما ہوئے ـــــ ارشاد فرمایا ـــــ "ملک انگریزوں کے تسلط سے ضرور آزاد ہوگا جمہوری بنیادوں پر اس ملک کی حکومت کا قیام عمل میں آئیگا" ـــــ پھر اچانک فرمایا ـــــ "آج پورے ملک ہندوستان کیلئے صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کو قاضی شرع مقرر کرتا ہوں" ـــــ اور ساتھ ہی ان کو مخصوص نشست پر بٹھایا ـــــ پھر مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں بریلوی اور مفتی محمد برہان الحق جبلپوری کو باری باری تاحیات شرع کی مدد کیلئے مفتی شرع نامزد کیا اور انکو اپنی مخصوص نشستوں پر بٹھایا ـــــ

امام احمد رضا کو ہندوستان کی آزادی سے زیادہ اسلام کی آزادی کی فکر تھی ـــــ وہ دین کے بدلے آزادی کا سودا کرنے کیلئے ہرگز تیار نہ تھے ـــــ وہ یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلم اکثریت مسلمانوں کے معاملات میں مداخلت نہ کرے، خود چین سے رہے اور دوسروں کو چین سے رہنے دے ـــــ مسلمانوں کے ساتھ نفرت و حقارت کا سلوک نہ کرے جس فراخدلی سے مسلمانوں نے ایک ہزار سال سے زیادہ ان کے ساتھ فراخدلانہ سلوک کیا تھا اس سلوک کو فراموش نہ کرے ـــــ مگر ایسا نہ ہوسکا مسلمانوں کو عملاً ناپاک و نجس سمجھا گیا ـــــ دار السلطنت دہلی میں راقم الحروف خود اس حقارت آمیز سلوک سے دوچار ہوا ہے، اس نفرت و حقارت کا اظہار انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد ہی سے شروع ہوگیا تھا چنانچہ ۱۸۶۷ء میں اردو کے خلاف محاذ آرائی کی گئی ـــــ ۱۹۰۰ء میں یو۔پی میں ملازمت کے لئے ہندی کو لازمی کیا گیا ـــــ ۱۹۰۵ء میں مسلم بنگال اور ہندو بنگال الگ الگ کیا گیا مگر ۱۹۱۱ء میں مسلمانوں کے مفادات کے خلاف اس تقسیم کو ختم کرادیا گیا ـــــ ۱۹۲۳ء میں شدھی سنگھٹن تحریک چلی مسلمانوں کو مرتد بنایا گیا ـــــ ۱۹۳۷ء میں کانگریس کی خود مختار حکومت قائم ہوئی اس میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتیاں ہوئیں ۱۹۳۹ء میں

Marfat.com

گاندھی نے دیا ہندو اسکیم چلائی جس سے مسلمانوں کے خلاف ان کے عزائم کا پتہ چلا ——— سچ تو یہ ہے کہ تنگ نظر غیر مسلموں کی نفرتوں اور حقارتوں نے تقسیمِ ملک کی راہ ہموار کی اور مسلمان ایک ایسے ملک کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے جہاں وہ اسلامی شریعت کے مطابق زندگی بسر کر سکیں ——— خود چین سے رہیں، دوسروں کو چین سے رہنے دیں اور روز روز کی ذلّت و رسوائی سے نجات پا سکیں ——— اس میں ان کا کیا قصور؟ قصور ہے تو نفرت کرنے والوں کا ہے ——— روز روز کے فساد ہندوستان کی علامت بن گئے، پاکستان کو بنے ہوئے ۳۸ سال گذر گئے، یہاں ہندو مسلم شیر و شکر بن کر رہتے ہیں ——— ہندو مسلم فساد نام کی یہاں کوئی چیز نہیں ——— اسلام اقلیتوں کو جو رعایتیں دیتا ہے وہ آج کی دنیا میں کہیں نصیب نہیں حتّٰی کہ جہاں وہ اقلیت، اکثریت میں ہے وہاں بھی وہ رعایتیں اس کو میسّر نہیں ——— یہی وجہ ہے کہ ماضی میں سارے عالم میں لوگ اپنا دین و مذہب چھوڑ کر اسلام کے آغوش میں آئے ہیں ——— کیوں نہ آئیں کہ یہاں عزت ملتی ہے، دولت ملتی ہے، مساوات ملتی ہے، عدل ملتا ہے، انصاف ملتا ہے اور اس کے علاوہ بہت کچھ ملتا ہے ———

بہت پہلے عہدِ اکبری میں جب غیر مسلم اکثریت نے حکومتِ اسلامیہ پر چھا جانے کی کوشش کی اور اسلام کے خلاف محاذ قائم کیا تو حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر سخت جدّوجہد کی ——— یہ وہی نظریہ ہے جو قرآن حکیم نے پیش کیا ——— لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ——— تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ——— کتنا پیارا اصول ہے اس پر عمل کیا جاتا تو ہندوستان میں ہندو مسلم دونوں آرام سے رہتے ——— ۱۸۶۷ء میں جب اردو زبان کے خلاف محاذ قائم کیا گیا تو سر سید احمد خاں نے محسوس کیا کہ دونوں قومیں یکجا نہ رہ سکیں گی ——— پھر ۱۹۱۵ء میں چودھری رحمت علی نے بزمِ شبلی (لاہور) کے اجلاس میں اسلامی ریاست کے قیام کی ضرورت پر زور دیا اور ۱۹۱۷ء میں دہلی کے عبدالجبار خیری و عبدالستار خیری نے اسٹاک ہوم میں تقسیمِ ہند کی تجویز پیش کی ——— ۱۹۲۱ء میں امام احمد رضا نے بھی تقسیمِ ہند کا ذکر کیا ہے مگر اس زمانے میں وہ اس کو

تقویم

البرہان القویم علی العرض والتقویم

Marfat.com

تقویم

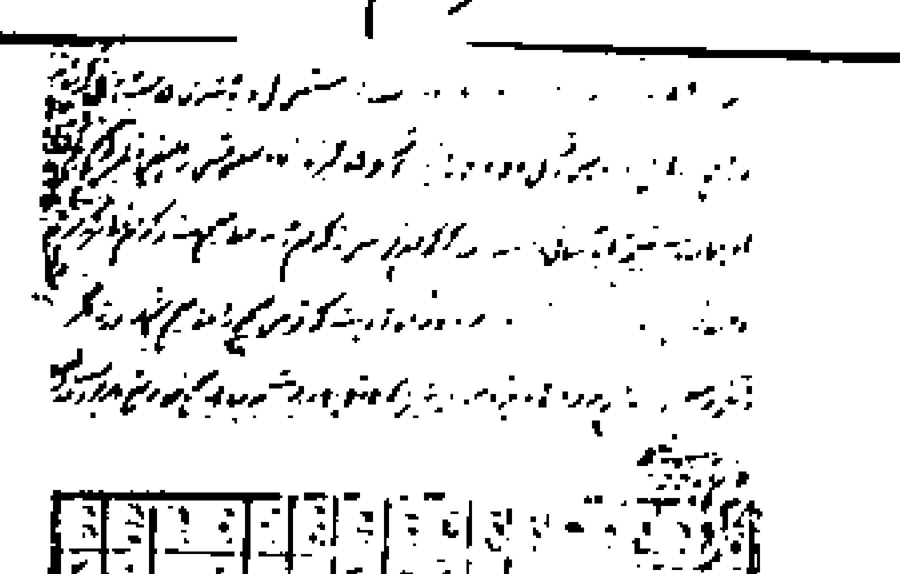

مسفر المطالع للتقویم والطالع

ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل کا حل نہیں سمجھتے تھے ——— امام احمد رضا کے وصال کے چار برس بعد
۱۹۲۵ء میں مسلم یونیورسٹی علیگڑھ پریس سے عبدالقدیر نامی ایک بزرگ کا رسالہ شائع ہوا جس میں پہلی مرتبہ
تقسیم ہند کی مفصل تجویز پیش کی گئی اور جغرافیائی حدود کی نشاندہی کی گئی تھی ——— اسی میں تقسیم کے
طریق کار کی وضاحت کردی گئی ہے ——— یہ تجویز نہایت معقول و مدلل تھی اس پر عمل کیا جاتا تو
ملک ۱۹۴۷ء کے ملک گیر فسادات کی آگ میں نہ جلتا ——— بہرکیف غیر مسلموں کی نفرتیں بڑھتی گئیں اسی کے
ساتھ ساتھ تقسیم کی تحریک آگے بڑھتی گئی ——— ۱۹۳۰ء میں ڈاکٹر محمد اقبال نے سیاسی پلیٹ فارم
سے تقسیم ہند کی تجویز پیش کی پھر کانگریس کی عارضی حکومت کے قیام اور ۱۹۳۹ء میں مسٹر گاندھی کی ودیا مندر اسکیم سے ہندوؤں کے عزائم کھل کر
سامنے آگئے تو ۱۹۴۰ء میں لاہور کے ایک عظیم الشان اجلاس میں قرارداد پاکستان پیش کی گئی جس کی مسلمانان ہند کی اکثریت نے تائید کی ——— بالآخر
۳ جون ۱۹۴۷ء کو اعلان آزادی کیا گیا اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء پاکستان اور ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ہندوستان کو آزادی مل گئی ——— پاکستان کے مجوزین نے
یہ کہا کہ پاکستان قرآن و حدیث اور شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے لئے بنایا جا رہا ہے ——— امام احمد رضا ساری عمر یہی جدوجہد فرماتے رہے کہ ملت اسلامیہ
کو قرآن و حدیث کا پابند بنایا جاسکے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور پکا عاشق ——— ان کے سامنے ملک کی آزادی سے اہم اسلام کا وقار تھا ———
یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد، خلفاء، تلامذہ اور متبعین نے پاکستان کی حمایت کی جبکہ مسلک دیوبند کے علماء و عوام من حیث الجماعت کانگریس کے ساتھ
رہے (جس کا مقصود و مطلوب ہندوستان کی آزادی تھا اور بس) اور پاکستان سے بھی خوب خوب فائدہ اٹھایا ——— دو تین علماء جو ساتھ
ہوتے وہ آزادی ملنے سے ایک دو سال قبل ——— دوسری طرف امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی نے ۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر اقبال
کی تجویز کی تائید کی اور مولانا محمد عبدالحامد بدایونی ۱۹۴۰ء میں جس عظیم اجلاس میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی اس میں موجود تھے ———
۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں اہل سنت و جماعت کے ۲ ہزار علماء و مشائخ شریک

Marfat.com

ہوئے سب نے متفقہ طور پر یک زبان ہو کر پاکستان کی حمایت کی ـــــ ان حضرات میں یہ شخصیات قابلِ ذکر ہیں :

(۱) مفتیٔ اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں (۲) علامہ سید محمد محدّث کچھوچھوی (۳) صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (۴) صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی (۵) دیوان سید آلِ رسول علیخاں سجادہ نشین درگاہ اجمیر شریف (۶) پیر عبدالرحمٰن بھرچونڈی شریف (۷) پیر سید جماعت علی شاہ محدّثِ علی پوری (۸) خواجہ محمد قمر الدین سیالوی (۹) نور المشائخ فضل عمر ملّا شور بازار کابلی (۱۰) امین الحسنات پیر صاحب مانکی شریف (۱۱) ابوالحسنات مولانا سید محمد احمد قادری (۱۲) ابوالبرکات مولانا سید احمد الوری (۱۳) برہان الملت مولانا محمد برہان الحق جبلپوری (۱۴) مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالحامد بدایونی (۱۵) مبلغِ اسلام مولانا عبدالعلیم میرٹھی (۱۶) علامہ سید احمد سعید کاظمی (۱۷) مولانا آزاد سبحانی (۱۸) شاہ محمد عارف اللہ میرٹھی (۱۹) سید زین العابدین گیلانی (۲۰) پیر غلام مجدد سرہندی (۲۱) پیر محمد اسحٰق جان سرہندی (۲۲) پیر عبدالستار جان سرہندی (۲۳) پیر محمد ابراہیم جان سرہندی (۲۴) پیر محمد قاسم شوری (۲۵) پیر عبدالرحیم بھرچونڈی شریف وغیرہ وغیرہ ـــــ

کس کس کا نام گنایا جائے اور کہاں تک گنایا جائے ـــــ پاک و ہند، بنگلہ دیش اور کشمیر کے طول و عرض میں بیسیوں صوبوں سینکڑوں ضلعوں کے ہزاروں لاکھوں علماء و مشائخ اور ان کے کروڑوں پیرو کاروں نے تحریکِ پاکستان کی حمایت کی ـــــ دینی طبقے کی طرف سے یہ حمایت نہ ملتی تو پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا ممکن نہ تھا ـــــ کسی بھی مقصد کو حاصل کرنے کیلئے "جذبہ" بنیادی اہمیت رکھتا ہے اور پاک و ہند میں جذبات کی عنان ہمیشہ علماء و مشائخ کے ہاتھ میں رہی ہے یا ان کے ہاتھ میں جنہوں نے علماء و مشائخ سے تعاون حاصل کیا ـــــ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کے پیچھے پوری تاریخ ہے ـــــ امام احمد رضا کے متبعین اور سوادِ اعظم اہلِ سنت نے من حیث الجماعۃ پاکستان کی حمایت کی اور پاکستان کیلئے بھرپور جد و جہد کی مگر ـــــ اس پاکستان کے لئے جہاں اسلامی شریعت نافذ ہو ـــــ جہاں اسلامی اقدار

جفر

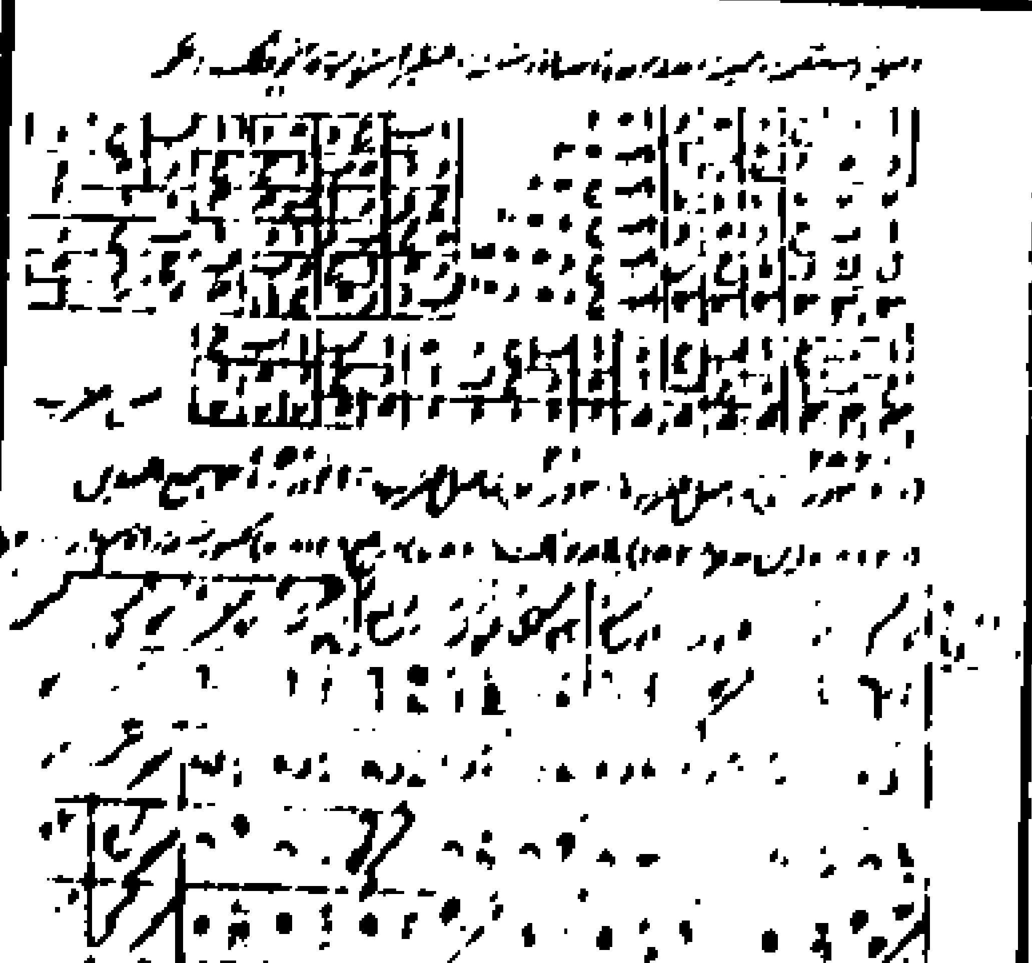

الجفر الجامع

Marfat.com

جفر

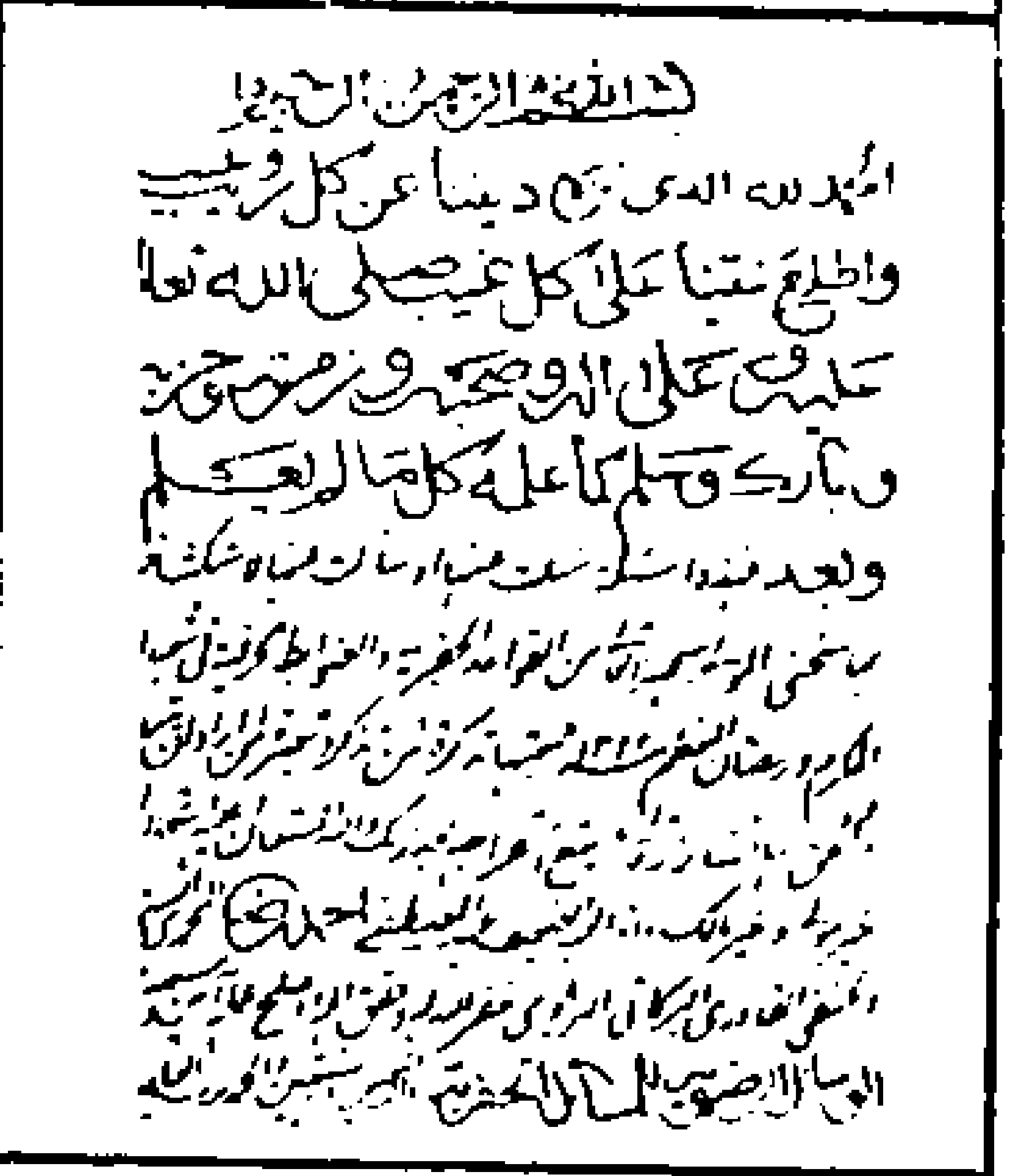
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی نزہ دیننا عن کل ریب
واطلع نبینا علی کل غیب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ وحزبہ
وبارک وسلم کما علمہ کل ما لم یعلم

الوسائل الرضویہ للمسائل الجفریہ

کی حفاظت ہو ـــ جہاں لوگ اسلامی اخلاق سے مزیّن ہوں ـــ جہاں انسان، انسان کا ہمدرد ہو ـــ جہاں محبت کی پھوار ہو ـــ جہاں خلوص کی بہار ہو ـــ جہاں رعیّت پر حکومت کی نظر پدرانہ و مشفقانہ ہو ـــ جہاں معیشت فضول خرچیوں سے پاک ہو ـــ جہاں حلال و حرام کی تمیز ہو ـــ جہاں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق و جاں نثار ہوں ـــ جہاں افسر شاہی کا کھچاؤ نہ ہو ـــ جہاں نوکر شاہی کا تناؤ نہ ہو ـــ جہاں رشوت ستانی کا دباؤ نہ ہو ـــ جہاں سفارشوں کا بہاؤ نہ ہو ـــ جہاں حاکم محکوم سے دُور دُور نہ ہو ـــ جہاں حاکموں کی شان فقیرانہ ہو ـــ جہاں عدل و انصاف کا بول بالا ہو ـــ جہاں لیاقت و تقویٰ کی پوچھ ہو ـــ جہاں کمالات کی قدر ہو ـــ جہاں حکومت کفایت شعار ہو ـــ جہاں فیشن پرستی کی دھوم نہ ہو ـــ سادگی ہی سادگی ہو ـــ جہاں خود غرضیوں کا جال نہ ہو ـــ جہاں ہمدردیاں ہی ہمدردیاں ہوں ـــ جہاں مذہب کے نام پر استحصال نہ ہو ـــ جہاں علاقائیت کے نام پر باہمی نفرت نہ ہو ـــ جہاں علاقائی اور لسانی تفرقے نہ ہوں ـــ جہاں بڑا چھوٹے پر مہربان ہو ـــ

پاکستان کی حمایت کا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ سوادِ اعظم اہلِ سنت اور امام احمد رضا کے متّبعین ہندوستان کے خلاف تھے ـــ نہیں نہیں ـــ خلاف کیوں ہوتے، صدیوں تک انہوں نے اس خطّے پر حکومت کی تھی ـــ ان کے سینکڑوں آثار تھے ـــ ان کی سینکڑوں نشانیاں تھیں ـــ امام احمد رضا نے اپنے پیروکاروں کو بغاوت و سرکشی اور منافقت کا سبق نہیں سکھایا ـــ انہوں نے یہی سکھایا کہ محبت کا جواب محبت سے دیا جائے ـــ پاکستان میں متحدہ ہندوستان کے حامیوں نے مسائل پیدا کئے اور برابر پیدا کر رہے ہیں مگر ہندوستان گواہ ہے کہ پاکستان کے حامی اہلِ سُنّت نے ہندوستان میں کوئی

Marfat.com

سیاسی مسئلہ پیدا نہیں کیا ——— وہ ایک تحریک تھی، ختم ہو گئی ——— وہ ایک دور تھا، ختم ہو گیا ——— اب تو اپنا اپنے گھر کو بنانا ہے

◎

امام احمد رضا کا کہنا تھا کہ یہود، نصاریٰ، ہنود، آتش پرست غرض ہر غیر مسلم اپنے مفادات پر نظر رکھتا ہے اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں اسکی دوستی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ ع اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے ——— اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے پس پردہ سازشیں کی گئیں جو جنگ سے زیادہ مہلک اور خطرناک تھیں ——— اسی لئے قرآن حکیم میں "فتنۃ" کو "قتل" سے زیادہ سنگین بتایا گیا ہے ——— مسلمان ان سازشوں سے بے خبر تھے ——— جاسوسوں کی کھیپ کی کھیپ تیار کر کے بھیجی جا رہی تھی ——— جو گھن کی طرح ہمیں کھا رہی تھی ——— جو دیمک کی طرح ہمیں چاٹ رہی تھی ——— مگر ہم کو خبر نہ تھی ——— اور اب تو وہ زمانہ بھی بیت گیا ——— اب بھیجے نہیں جاتے، یہیں تیار کئے جاتے ہیں اور پھر یہیں کھپائے جاتے ہیں، کہلاتے ہمارے ہیں مگر کام ان کا کرتے ہیں ———

یہ سازشیں اٹھارہویں صدی کے آغاز سے شروع ہو چکی تھیں بلکہ اس سے بھی قبل ——— برطانیہ کے محکمہ جاسوسی نے جزیرۂ عرب میں ۱۷۱۰ء میں ایک جاسوس متعین کیا جس کو عالم اسلام کو تباہ کرنے کے وہ گر بتائے گئے جس سے تباہی یقینی ہو جائے، اس جاسوس کی ذاتی ڈائری سے (جو جنگ عظیم میں جرمنوں کے ہاتھ لگی) مسلمانوں میں تفرقہ پھیلانے ان کی قوت توڑنے اور ان کی شوکت کو ختم کرنے کے لئے وزارت نوآبادیات کی طرف سے جو ہدایات جاری کی گئیں وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں ——— غور سے پڑھئے ——— پھر اسکی روشنی میں ماضی قریب و بعید پر نظر ڈالئے ——— حال کو دیکھئے اور مستقبل میں محتاط و ہوشیار رہئے ——— یہ ہدایات ملاحظہ ہوں :———

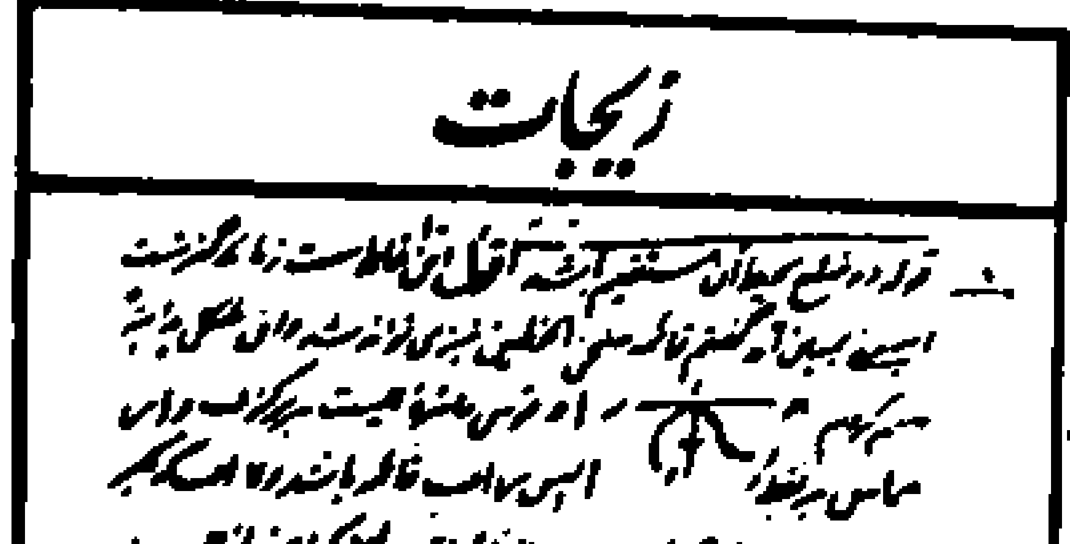

(۱) قرآن کی عزت و حرمت کو دل سے نکالا جائے (۲) مسلمان بچوں کو دینی مدارس میں جانے

Marfat.com

جفر و مقابلہ

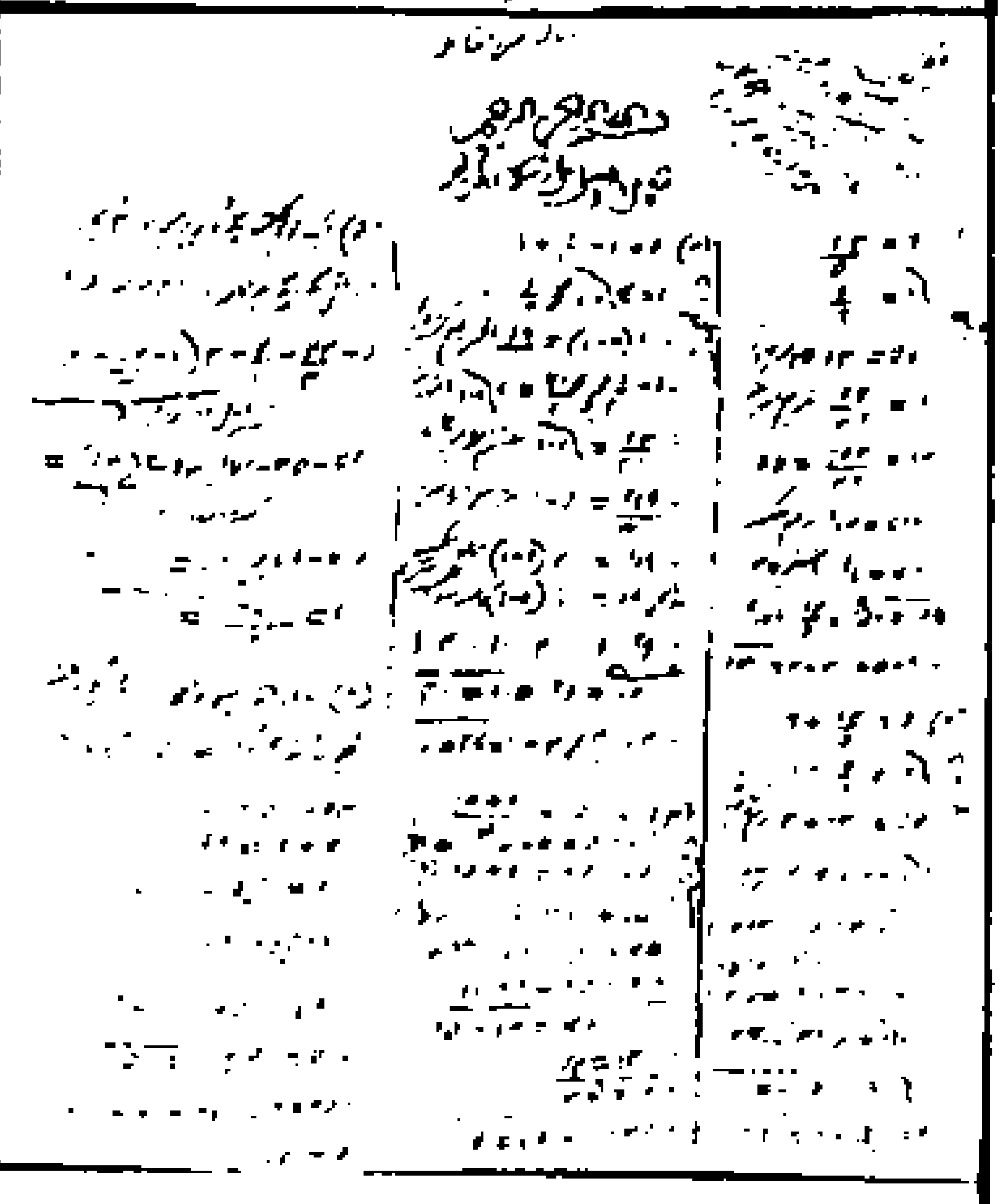

رسالہ جفر و مقابلہ

سے روکا جائے (۳) علماء حق کو تہمت طرازیوں اور الزام تراشیوں سے بدنام کیا جائے (۴) شہروں اور دیہاتوں میں دہشت گردوں کو اسلحہ فراہم کیا جائے اور غنڈوں اور ڈاکوؤں کی حوصلہ افزائی کی جائے (۵) مسلم حکمرانوں کے مزاج کو بدلا جائے ان کو شراب نوشی اور عیاشی کا عادی بنایا جائے (۶) ایسے افکار و نظریات کی تشہیر کی جائے جو قومی، قبائلی اور نسلی تعصبات کو ہوا دیں اور ما قبل اسلام کی زبان و ثقافت اور تاریخی شخصیات کی طرف شدت سے مائل ہو جائیں (۷) اسلامی احکام سے روگردانی کی ترغیب دی جائے، حرام لین دین کو عام کیا جائے (۸) سود کے جواز کے لئے قرآن سے شہادتیں تلاش کی جائیں (۹) علماء کرام اور عوام کے درمیان خلیج پیدا کی جائے (۱۰) مسلمانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ دین سے مراد صرف اسلام ہی نہیں بلکہ یہودیت اور نصرانیت بھی دین کے عمومی معنی میں شامل ہے (۱۱) مسلمانوں کے گھرانوں تک رسائی حاصل کر کے ان کے خاندانوں کو اس طرح بگاڑا جائے کہ بزرگوں کی نصیحتیں بے اثر ہو جائیں اور وہ آمرانہ تہذیب و تمدن کا شکار ہو جائیں (۱۲) پردہ کے خلاف بھرپور جدوجہد کی جائے کہ عورتیں خود پردہ چھوڑ کر باہر آ جائیں (۱۳) بزرگانِ دین کے مزاروں سے برگشتہ کیا جائے اور مزارات کی زیارت کو خلافِ شرع ثابت کیا جائے (۱۴) آزاد خیالی کو ہوا دی جائے تاکہ ہر مسلمان آزادانہ سوچے (۱۵) مسلمانوں کی نسل کو کنٹرول کیا جائے اور ایسا قانون بنایا جائے کہ ایک سے زیادہ شادی کی اجازت نہ ہو (۱۶) نئے قوانین وضع کر کے شادی کے مسئلہ کو دشوار بنایا جائے (۱۷) مسلمانوں کے درمیان کسی بھی نوعیت کا اختلاف ہو اس کو ہوا دی جائے اور تفرقہ پیدا کیا جائے (۱۸) مسلمانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عالمی نہیں بلکہ علاقائی اور قبائلی بیداری کے لئے سعی فرمائی (۱۹) اسلامی حکومتوں کو تباہ کرنے کے لئے بڑی طاقتوں

Marfat.com

سے اشتراکِ عمل کیا جائے (۲۰) ماقبل اسلام کے آثار کو زندہ کیا جائے تاکہ مسلمان اسلام سے دور ہوتے جائیں (۲۱) اسلامی ممالک کے اہم شہروں کو غیر مسلم اقوام کے حوالہ کیا جائے (۲۲) زنا، لواطت، شراب نوشی اور جوئے کو مسلمانوں میں پھیلایا جائے (۲۳) اہم اور شاہی عہدوں پر زر خرید لوگوں کا تقرر کیا جائے (۲۴) مسلم ممالک میں عربی زبان اور ثقافت کی راہیں مسدود کی جائیں اور ان کی جگہ قومی اور علاقائی زبانوں پر زور دیا جائے (۲۵) اسلامی ممالک کے سرکاری دفاتر کے لئے ایسے افراد تیار کئے جائیں جو حکومت کے رازوں تک رسائی حاصل کرسکیں اور ان پر اثر انداز ہو کر غلط اور گمراہ کن مشوروں پر عمل کرا سکیں (۲۶) مسلمان طلبہ و طالبات میں مذہب سے بیزاری پیدا کی جائے ـــــ مشنری اسکولوں، کلبوں، جوانوں کی مختلف انجمنوں کے ذریعے اس کام کی تکمیل کی جائے (۲۷) ایسے اشخاص تیار کئے جائیں جو نئے مسلک و مذہب کا پرچار کریں، اس سے انکار کرنے والے کی تکفیر کریں، اس کی عزت و آبرو کو لوٹیں، اس کے لڑکوں اور لڑکیوں کو غلاموں کی طرح فروخت کریں اور اس کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کریں (۲۸) مسلمانوں کے مقابر اور زیارت گاہوں کو شرک و بت پرستی کے بہانے تاراج کیا جائے ـــــ وغیرہ وغیرہ

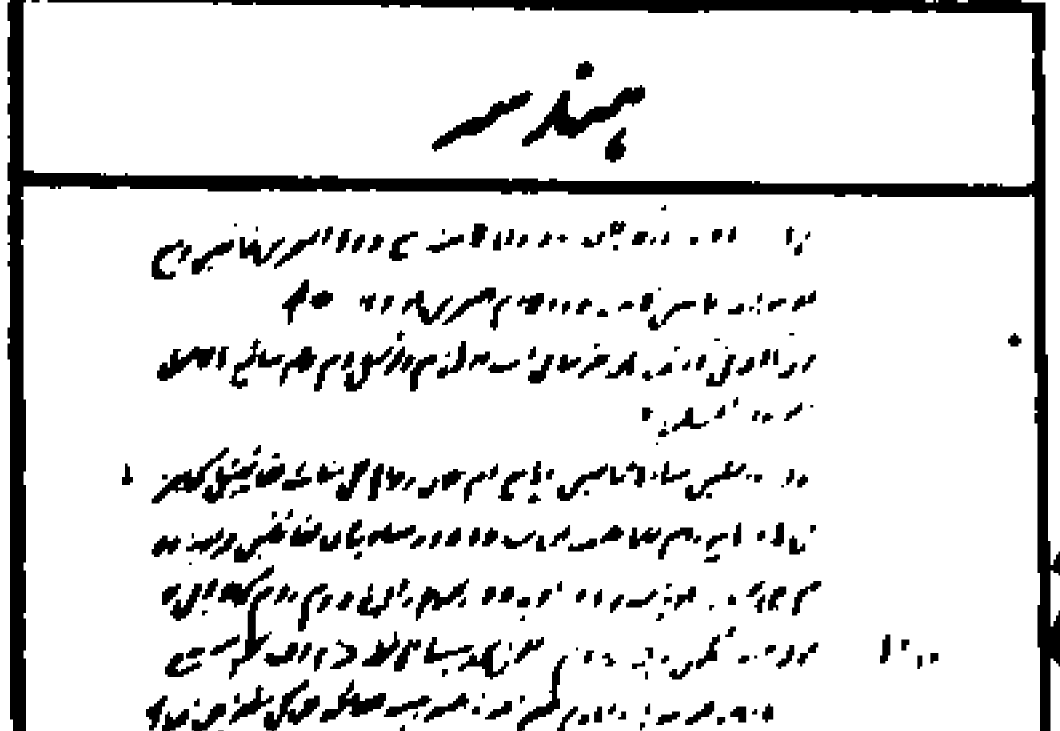
ہندسہ

کتاب اصول ہندسہ

یہ ہدایات اٹھارھویں صدی عیسوی کے آغاز میں جاری کی گئی تھیں ـــــ

خوب غور کریں اور دیکھیں کہ گذشتہ تین صدیوں میں ان ہدایات پر کہاں تک عمل ہو سکا اور کس کس نے عمل کیا اور ہم کس طرح شعوری یا غیر شعوری طور پر دشمن کا آلۂ کار بنتے رہے ہیں ـــــ کیا وہ ہمارے محسن ہیں جنہوں نے ان راہوں پر ہم کو لگایا جس کو ہمارے دشمنوں نے متعین کیا تھا یا وہ جنہوں نے ان راہوں سے ہم کو دور کیا اور قدم قدم پر ہم کو تنبیہ کرتے رہے ـــــ ہوشیار و خبردار کرتے رہے ـــــ

Marfat.com

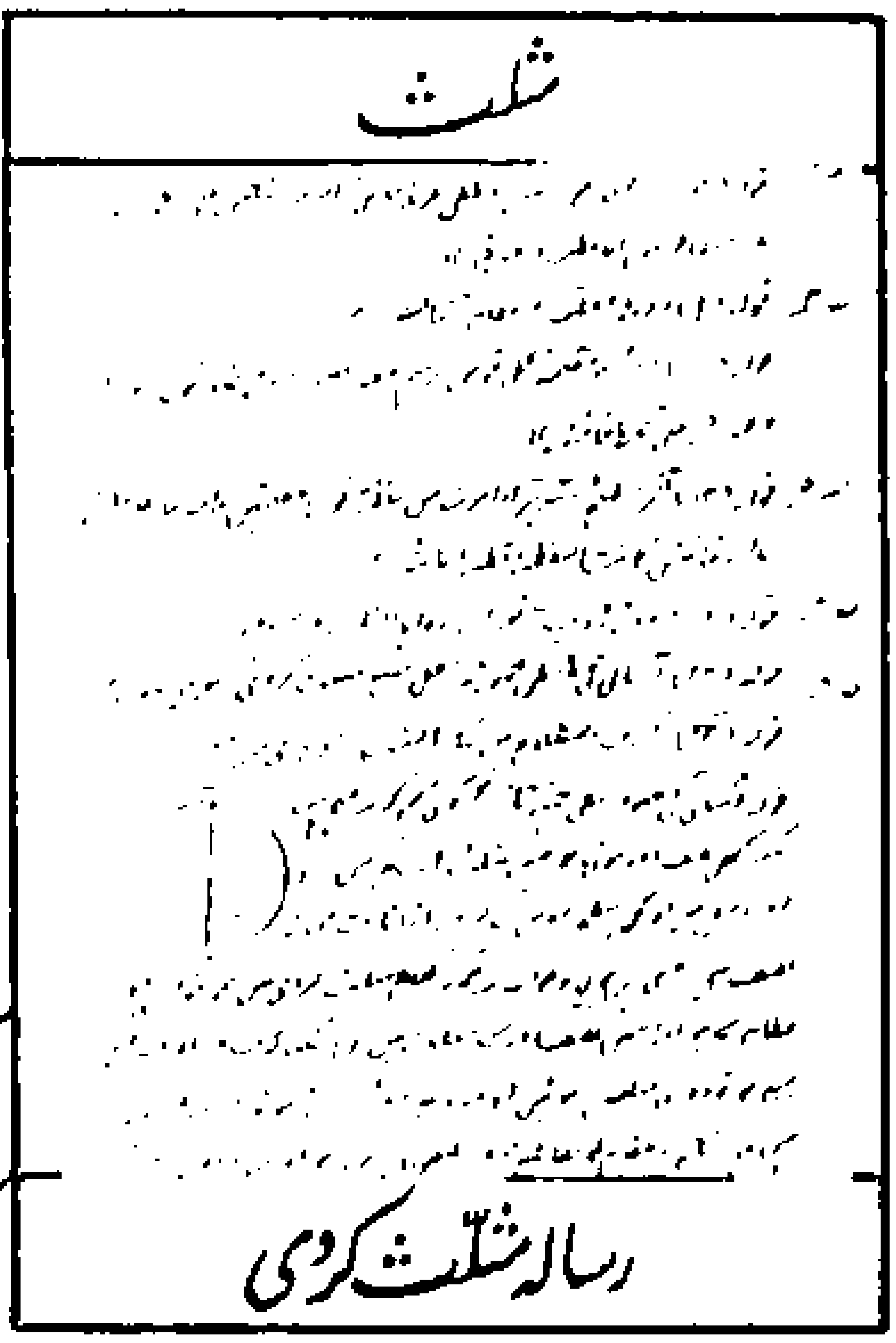

رسالہ مثلث کردی

ماحول کیا ہے؟ ایک ویران جنگل ہے، بدلی چھائی ہوئی ہے، رات اندھیری ہے ___ چاروں طرف چور ہی چور ہیں ___ سامان پر نظر ہے ___ سونے والے سو رہے ہیں ___ امام احمد رضا جگا رہے ہیں، سونے والے نہیں اٹھتے ___ جھنجھلاتے ہیں لڑتے ہیں اور سو جاتے ہیں ___ وہ جگانے والا کبھی ماحول کی تاریکیوں کو دیکھتا ہے کبھی چوروں کو، کبھی بے خبر سونے والوں کو ___ اس کو متاعِ کارواں کا غم کھائے جاتا ہے ___ کہیں لُٹ نہ جائے ___ پھر وہ بے چین ہو کر ماہتابِ عرب و عجم کو پکارتا ہے اور دل پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے ___ سنیے سنیے وہ کیا کہہ رہا ہے ؎

سونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے ___ سونے والو! جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں ___ تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
آنکھیں ملنا، جھنجھلا پڑنا، لاکھوں جمائی انگڑائی ___ نام پہ اٹھنے کے لڑتا ہے، اٹھنا بھی کچھ گالی ہے؟
تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو ___ دیکھو مجھ بےکس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

امام احمد رضا کے زمانے (۱۸۵۶ھ/۱۹۲۱ء) میں مختلف مذہبی تحریکوں نے سر اٹھایا ___ ہر انقلاب اپنے ساتھ حرکت لاتا ہے آزادی کے بعد حرکتِ عروجی ہوتی ہے اور غلامی کے بعد حرکتِ نزولی ___ امام احمد رضا کی ولادت سے قبل تحریکِ ابن عبدالوہاب نجدی اور تحریکِ بالاکوٹ چل چکی تھیں ___ ۱۷۴۵ء میں محمد بن سعود کے تعاون سے ابن عبدالوہاب نے اپنی تحریک کا آغاز کیا، صلحاء امت کے مقابر کو ڈھایا، صحیح العقیدہ مسلمانوں کا قتلِ عام کیا کیونکہ وہ ابن عبدالوہاب کے خیال میں مشرک و بت پرست تھے ___ تحریکِ بالاکوٹ (۱۸۲۶ء-۱۸۳۱ء) کے قائدین مولوی سید احمد بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی تھے ___ ان حضرات نے ابن عبدالوہاب کی روش پر چل کر صوبہ سرحد

Marfat.com

(پاکستان) میں انہی عقائد و افکار کا پرچار کیا اور بغاوت کے الزام میں خوش عقیدہ مسلمانوں کا قتل عام کیا ——— امام احمد رضا کے زمانے میں جمال الدین افغانی کی تحریکِ اتحادِ اسلامی بھی چلی ——— پھر ۱۸۸۲ء میں احمدی تحریک کا آغاز ہوا، اہلِ قرآن کی تحریک چلی ——— ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء میں مدرسہ دیوبند قائم ہوا، پھر علیگڑھ تحریک چلی، اس کے بعد ندوۃ العلماء کی تحریک چلی ——— امام احمد رضا کے وصال کے بعد مولانا محمد الیاس، مولانا مودودی اور غلام احمد پرویز کی تحریکیں چلیں ——— یہ ساری تحریکیں دورِ انحطاط کی یادگار ہیں ——— امام احمد رضا کے افکار و عقائد کا تعلق دورِ آزادی سے تھا، وہ عقائد و افکار جن کو پکتے پکتے صدیاں بیت چکی تھیں ——— امام احمد رضا کے استقامتِ فکر کی یہ شان ہے کہ وہ کسی تحریک سے متأثر نہ ہوئے ——— ہر آندھی ان کے نشیمنِ فکر سے ایسی گذر گئی جیسے ہوا کا ایک معمولی جھونکا ——— یہ ایک قابلِ توجہ اور حیرت انگیز بات ہے ——— دورِ غلامی میں پیدا ہونیوالے تمام مسلم فرقے اسی ایک سوادِ اعظم سے ٹوٹے جس کے علمبردار امام احمد رضا تھے ———

◎

امام احمد رضا نے زندگی کے ہر شعبے میں ہم کو پیغام دیا ہے ——— مذہبیات، درسیات، سیاسیات، معاشیات، معقولات، عمرانیات وغیرہ وغیرہ ——— ان کے پیغامات پر عمل کر کے ہم بہت کچھ پا سکتے ہیں ——— آئیے ان کی ہدایات کو گوشِ دل سے سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تاکہ دین و دنیا میں فلاح پا سکیں ———

لوغارثمات

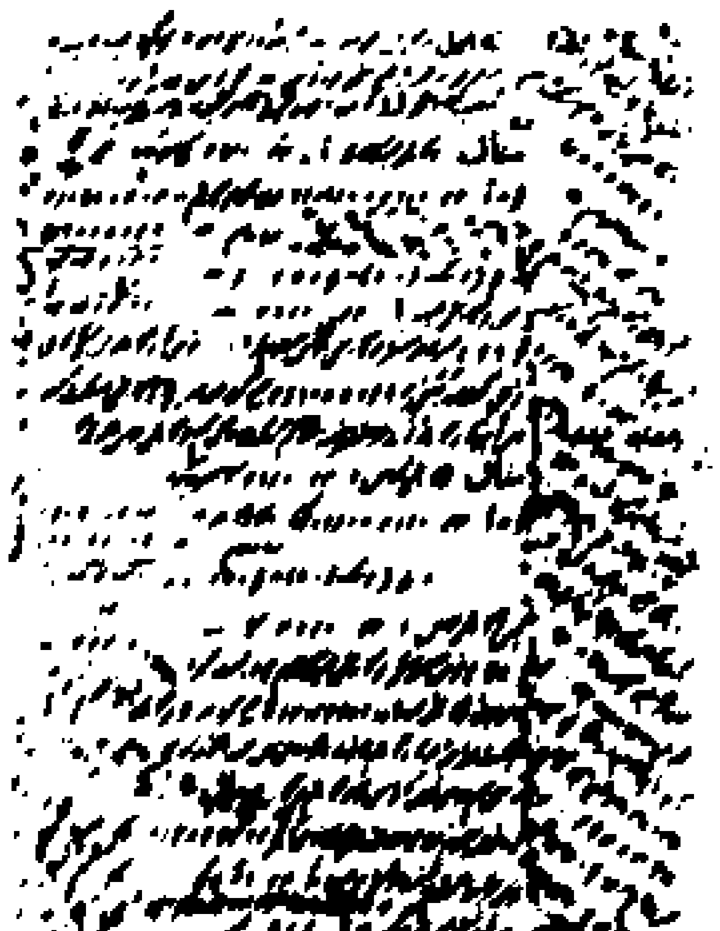

حاشیہ رسالہ در علم لوگارثم

(۱) عقیدۂ توحید پر سختی سے کاربند رہیے مگر ابلیس کی طرح اللہ کے محبوبوں سے منہ نہ موڑیے کہ راندۂ درگاہِ الٰہی ہوں (۲) حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کیجیے اور آپ سے ایسی والہانہ اور سرفروشانہ نسبت رکھیے جو مطلوب و مقصودِ قرآن ہے (۳) ہمارے دردوں کا مداوا اور دکھوں کا علاج ہے دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہرگز ہرگز اجرت نہ لیجیے، کوئی نذر پیش کرے قبول کر لیجیے کہ سنت ہے (۴) مدارسِ عربیہ دینیہ کو مستحکم کیجیے کہ یہ مراکزِ اسلامی تعلیمات اور تہذیب کے گہوارے

Marfat.com

مناظر

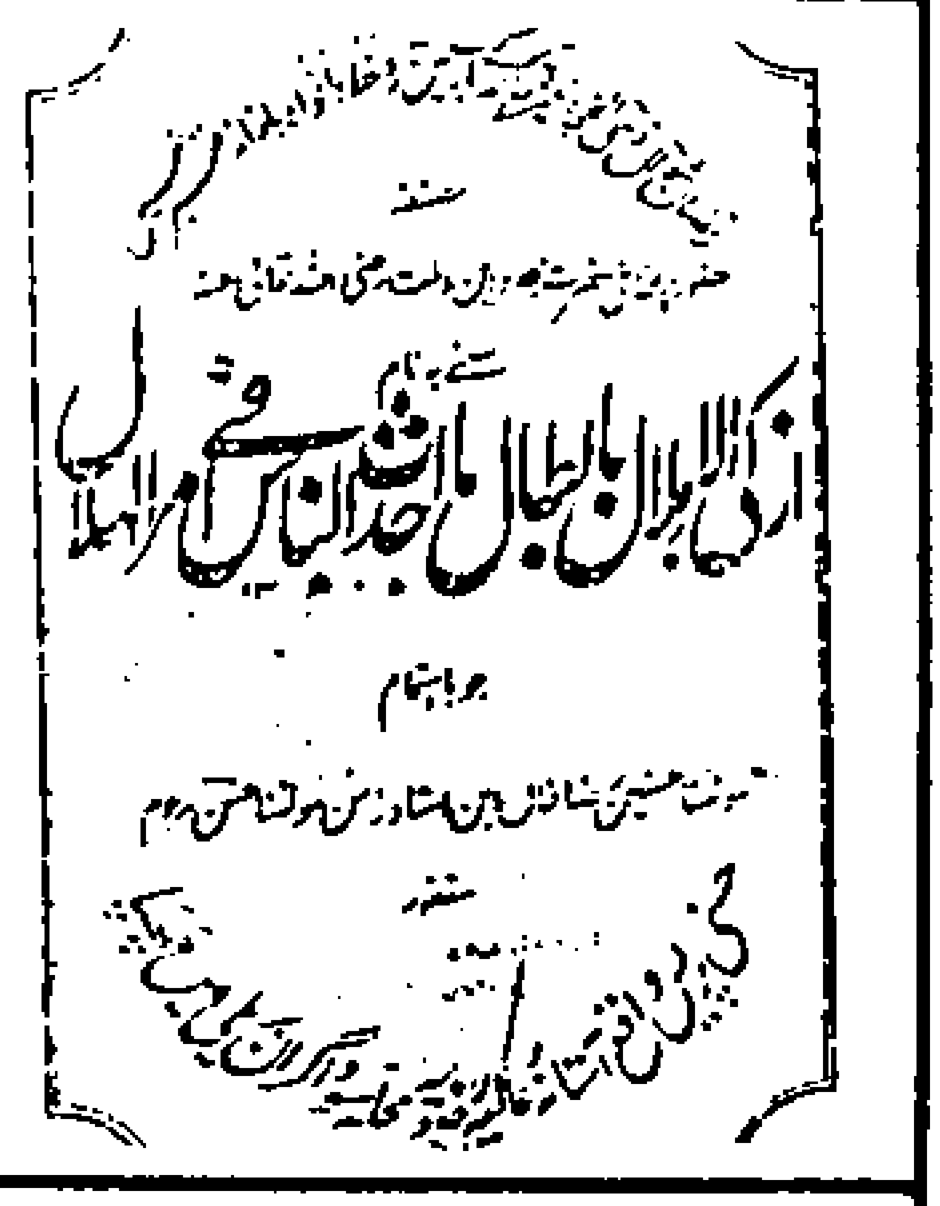

رؤیۃ الہلال

ہیں (۵) نصابِ تعلیم کی اساسی غرض و غایت خدا اور رسول کی معرفت ہو تاکہ پڑھنے والے انسان بنیں، بچوں کے دل میں بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل اللہ کی محبت کا نقش جمائیے (۶) غیر مفید علوم کو نصاب سے خارج کر دیا جائے تاکہ افراد کی توانائیاں اور اموال ضائع نہ ہوں (۷) جو لوگ مسلمانوں کے ظاہر و باطن میں دشمن اور بدخواہ ہیں ان سے کسی قسم کی دوستی نہ رکھئے، نہ ان سے تجارت کیجئے، نہ سیاسی معاہدات (۸) جو لوگ ظاہر میں مسلمانوں کے بدخواہ نہیں ان سے تجارت اور معاملات میں حرج نہیں البتہ سیاسی معاہدات اس صورت میں کیجئے جبکہ حال و مستقبل میں کسی ضرر و نقصان کا مطلق اندیشہ نہ ہو (۹) خام مال ملک سے باہر نہ بھیجئے بلکہ ملک کے اندر صنعتیں لگا کر ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیے (۱۰) تجارت میں کم سے کم نفع رکھئے (۱۱) فضول خرچیوں اور سودی قرضوں سے جہاں تک ممکن ہو بچتے رہئے کہ یہ عادت معیشت کو تباہ کر دیتی ہے اور افرادِ ملت میں خود اعتمادی پیدا نہیں ہونے دیتی (۱۲) دورِ جدید کی تحقیقاتِ علمیہ سے ہرگز مرعوب نہ ہوں بلکہ حقائقِ قرآنیہ کی روشنی میں خود سائنسدانوں کو راہ دکھائیں کہ قرآن کا فرمان خالق کا فرمان ہے اور سائنس کی دریافت مخلوق کی دریافت ہے (۱۳) اخوت، صداقت، دیانت کو اپنا شعار بنائیے (۱۴) اپنے بھائیوں کی غلطیوں سے درگزر کیجئے اور اپنے نفس کی خاطر ذرا ذرا سی بات پر گرفت کر کے اتحاد کو پارہ پارہ نہ کیجئے ـــــ اتحاد رحمت ہے (۱۵) انگریزی تہذیب و تمدن سے دور رہیے اور اپنی تہذیب و تمدن کو پروان چڑھائیے افرادِ ملت میں خود اعتمادی اور عزتِ نفس پیدا کیجئے (۱۶) شریعت و طریقت جدا جدا نہیں طریقت کو عین شریعت سمجھئے ـــــ

Marfat.com

امام احمد رضا نے انسان بنائے کہ ان کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی انسان بنائے تھے ـــــ زندگی کے ہر شعبے میں انسان ہی کی جلوہ گری ہے ـــــ انسان انسان نہ رہا تو یہ ایک عظیم المیہ ہوگا، آج کی دنیا کا المیہ یہی ہے ع ـــــ آدمی کو بھی میسّر نہیں انساں ہونا ـــــ امام احمد رضا انسان گر تھے بلکہ انہوں نے تو انسان گروں کو بنایا ـــــ ان کی اولاد ان کے خلفاء اور ان کے تلامذہ سب انسان گر تھے ـــــ بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں (۱۳۶۲ھ/۱۹۴۲ء) علوم معقولہ و منقولہ کے فاضل اور عربی نظم و نثر میں کامل تھے صاحبِ تصنیف و تحقیق اور صاحبِ اخلاص و تقویٰ ـــــ چھوٹے صاحبزادے مفتی اعظم محمد مصطفےٰ رضا خاں (۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) بھی اسی شان کے بزرگ تھے، درس و فتویٰ نویسی میں کامل و اکمل ـــــ ان کا حلقۂ ارشاد بہت ہی وسیع تھا، عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ ان کے جلوسِ جنازہ میں ۲۰ لاکھ افراد شریک تھے اور کیفیت یہ معلوم ہوتی تھی کہ سارا شہر میزبان ہے اور سارا عالم مہمان ـــــ دورِ جدید میں اتنا عظیم اجتماع پاک و ہند کی تاریخ میں نظر نہیں آتا ـــــ اس سے خانوادۂ امام احمد رضا کی ہمہ گیر مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

صاحبزادگان کے علاوہ عرب و عجم میں امام احمد رضا کے ایک سو سے زیادہ خلفاء تھے ان کے بعض تلامذہ و خلفاء تو ایسے صاحبِ علم و فضل ہیں کہ ان پر کسی بھی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا جا سکتا ہے مثلاً صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، برہان الملۃ مولانا محمد برہان الحق جبلپوری، مبلغ اسلام مولانا محمد عبد العلیم میرٹھی، ملک العلماء علامہ محمد ظفر الدین بہاری، سحبان الہند علامہ سید سلیمان اشرف بہاری، عید الاسلام مولانا عبد السلام جبلپوری، محدثِ اعظم علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری، ابو البرکات مولانا سید احمد الوری وغیرہ وغیرہ ـــــ پھر خلفاء و تلامذہ کے تلامذہ و خلفاء بھی اس شان کے ہیں جن پر تحقیقی کام ہو سکتا ہے ـــــ

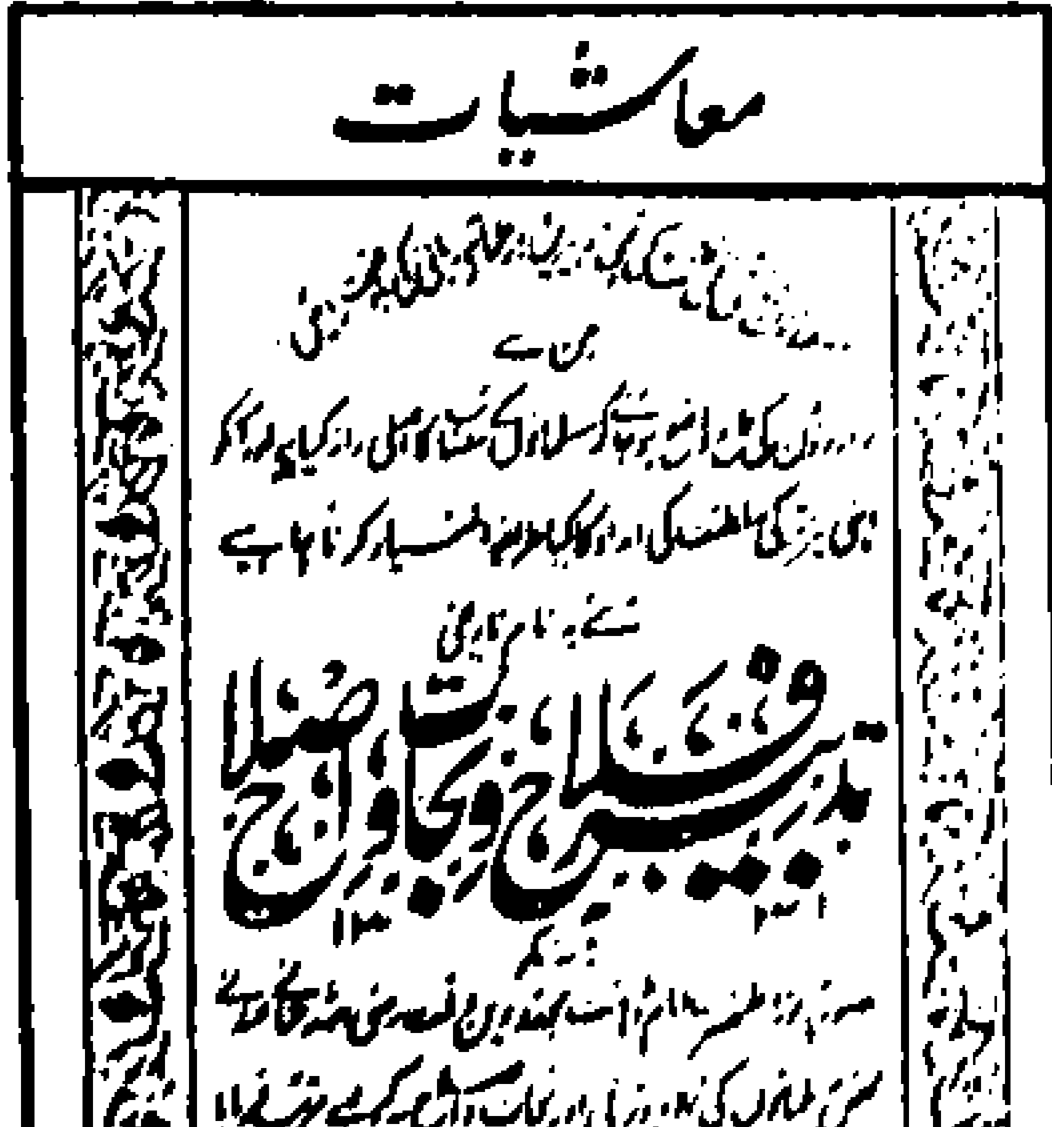

تدبیر فلاح ونجات واصلاح

صاحبزادگان خلفاء و تلامذہ کے علاوہ امام احمد رضا نے ایک عظیم علمی ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے جس میں

Marfat.com

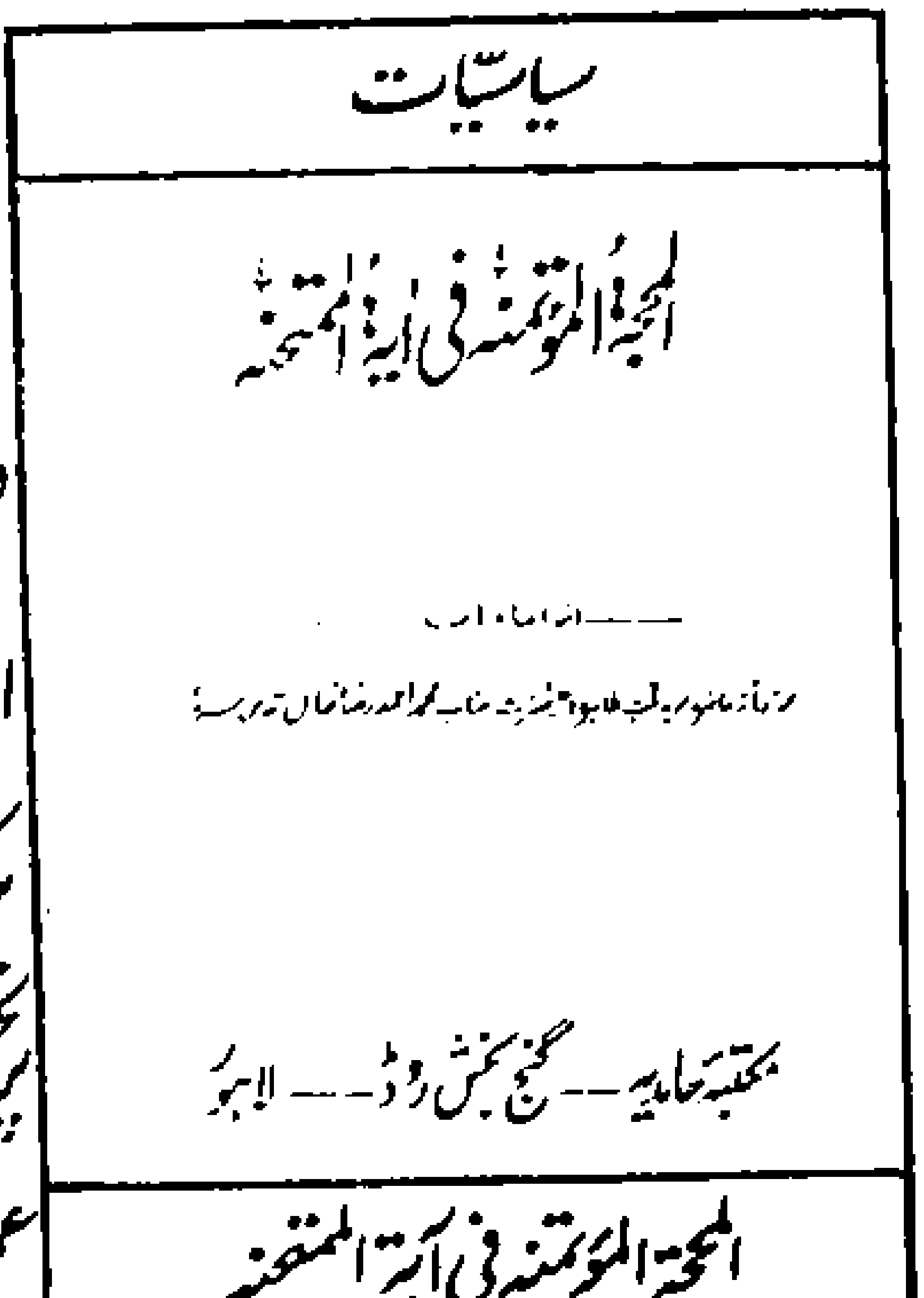

تصانیف بھی ہیں شروح و حواشی بھی تعلیقات و تراجم بھی مکتوبات و مواعظ بھی مقالات و مضامین بھی منظومات و قصائد بھی ——— صرف تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی جاتی ہے جو عربی فارسی اور اردو زبانوں میں ہیں اور ۵۵ علوم و فنون پر پھیلی ہوئی ہیں ——— امام احمد رضا ایک جہانِ علم تھے ——— ملک و بیرونِ ملک ان پر کام ہو رہا ہے ——— مرکزی مجلسِ رضا، لاہور گذشتہ بیس برس سے امام احمد رضا پر تحقیقی لٹریچر چھپوا کر ملک کے طول و عرض میں مفت تقسیم کر رہی ہے ——— دوسرے ادارے بھی سرگرمِ عمل ہیں مثلاً مجلسِ رضا، مانچسٹر (انگلینڈ)، مجلسِ رضا، کراچی، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی، ادارۂ تصنیفات امام احمد رضا، کراچی۔ ان دونوں اداروں نے نہایت ہی سرعت کے ساتھ نہایت ہی اہم لٹریچر شائع کیا ہے ——— رضا اکیڈمی بمبئی (بھارت)، رضا اکیڈمی چاٹگام (بنگلہ دیش)، رضا اکیڈمی رام پور، ادارۂ تصنیفاتِ رضا بریلی، المجمع الاسلامی مبارکپور (بھارت) یہ ادارہ کئی سال سے امام احمد رضا پر مسلسل لٹریچر شائع کر رہا ہے اور علمی دنیا میں اہم کردار کر رہا ہے ——— ان اداروں کے علاوہ اور بہت سے ادارے اور ناشرین ہیں جو امام احمد رضا سے متعلق مطبوعات شائع کر رہے ہیں ان میں سرِ فہرست یہ ہیں: رضا پبلی کیشنز، لاہور۔ مکتبہ قادریہ، لاہور۔ نوری بک ڈپو، لاہور۔ مکتبہ رضویہ، کراچی۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔ مکتبہ استقامت کانپور۔ مکتبہ نعمانیہ، سیالکوٹ۔ مکتبہ حامدیہ، لاہور۔ مکتبہ نبویہ، لاہور ———

نشر و اشاعت کے کام کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کا سلسلہ بھی جاری ہے اور اب اس کا سلسلہ برِ اعظم ایشیا سے نکل کر برِ اعظم یورپ، برِ اعظم امریکا اور برِ اعظم افریقہ تک جا پہنچا ہے ——— پاک و ہند میں پٹنہ یونیورسٹی، جبلپور یونیورسٹی، علیگڑھ یونیورسٹی، کراچی یونیورسٹی، سندھ یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی وغیرہ میں کام ہوا ہے اور کچھ کام ہو رہا ہے۔ افریقہ میں ڈربن یونیورسٹی، یورپ میں نیو کاسل یونیورسٹی، لندن یونیورسٹی، لیڈن یونیورسٹی میں کام ہوا ہے ——— امریکہ میں برکلے یونیورسٹی، کولمبیا یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز، شکاگو میں بھی کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے ———

امام احمد رضا کی علمی شخصیت دنیا کے اہلِ علم کو دعوتِ نظارہ دے رہی ہے ——— عالم یہ ہے ع ہر لحظہ نیا طور نئی برقِ تجلی ———

Marfat.com

پاک و ہند کی جامعات کے ارباب حل و عقد اور اہل دانش و حکمت اپنی اپنی دانش گاہوں میں امام احمد رضا پر کام کرائیں، ان کے علمی ذخیرے کے عکس اپنے پاس محفوظ کریں، وہ ایک جامع العلوم شخصیت کے مالک اور عبقری تھے، ان کی علمی شخصیت پاک و ہند کے لئے باعث فخر ہے اور دنیا کے سامنے فخر سے پیش کی جا سکتی ہے ——

◎

اس وقت جوانانِ ملت سخت اضطراب کے عالم میں ہیں —— ہر فرقہ اسلام کی بات کر رہا ہے —— جائیں تو کہاں جائیں —— ملیں تو کس سے ملیں —— چلیں تو کدھر چلیں —— بعض کہتے ہیں کہ کسی کے پیچھے نہ چلیں بس اسلام کے پیچھے چلیں —— مگر جب ہم فکر و عمل کی دنیا میں آئیں گے تو کسی نہ کسی کے پیچھے چلنا پڑیگا —— اس کے بغیر آگے چلنا ممکن نہیں —— ہم میں سے ہر شخص عالم و محقق نہیں جو اپنا راستہ خود متعین کرے —— بہتر یہ ہو گا ہم یہ دیکھیں ؛ (۱) کس جماعت نے ۱۸۵۷ء سے قبل دورِ انتشار اور ۱۸۵۷ء کے بعد دورِ غلامی میں سر اٹھایا اور نئے فکر کی بنیاد رکھی ؟ (۲) کس جماعت کا فکری تعلق دورِ آزادی سے پہلے رہا اور وہ وہی بات کہہ رہی ہے جو صدیوں سے کہی جا رہی ہے؟ (۳) کس جماعت کے عقائد صدیوں تک جمہور کے عقائد رہے (۴) کس جماعت کے عقائد و افکار ترغیبات و ترہیبات اور جبر و استبداد کے ذریعے پھیلائے گئے؟ (۵)

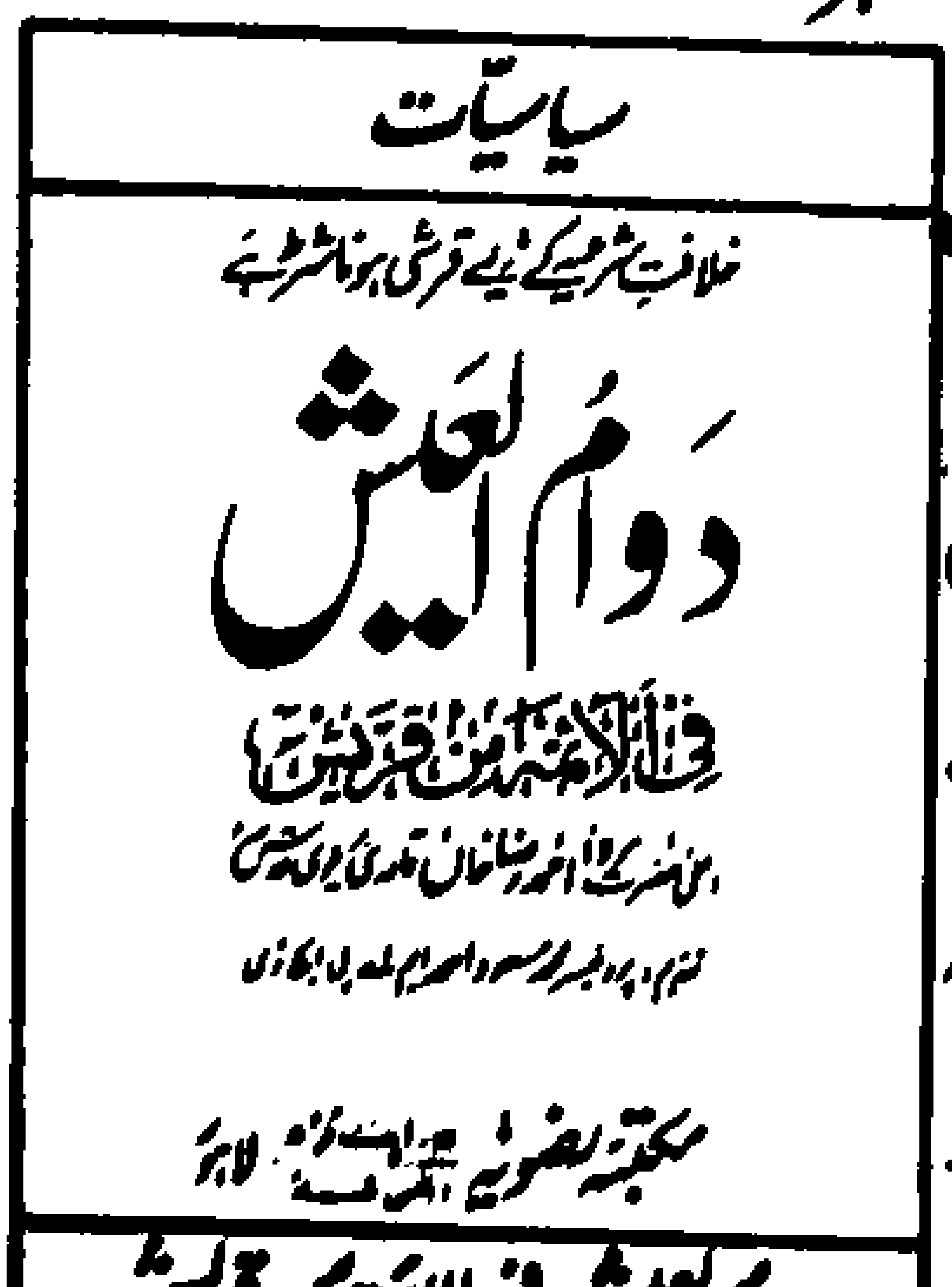

اسلام کی تمام علمبردار جماعتوں کے اکابر کا سلسلۂ فکر و نظر ماضی میں کن حضرات سے ملتا ہے اور ان کے عقائد و افکار کیا تھے؟ حضرت مجدد الف ثانی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہم الرحمہ اکابر ملت کو پاک و ہند کے ہر گوشے میں مانا اور تسلیم کیا جاتا ہے —— ان حضرات نے جن عقائد و افکار کی تصدیق و توثیق کی وہی عقائد و افکار صدیوں سے چلے آ رہے ہیں اور ہر نئی جماعت کا تعلق انہی عقائد سے رہا —— یہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہے جو نوجوان طبقے کو نہیں معلوم —— امام احمد رضا نے یہی بتایا کہ مسلمان صدیوں تک کس راہ پر چلتے رہے —— انہوں نے اپنے قلم سے ان راہوں کو روشن کیا —— اب ہر جماعت یہ سمجھتی ہے کہ اسکی تعبیرات و تشریحات صحیح ہیں —— لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں لاکھوں

Marfat.com

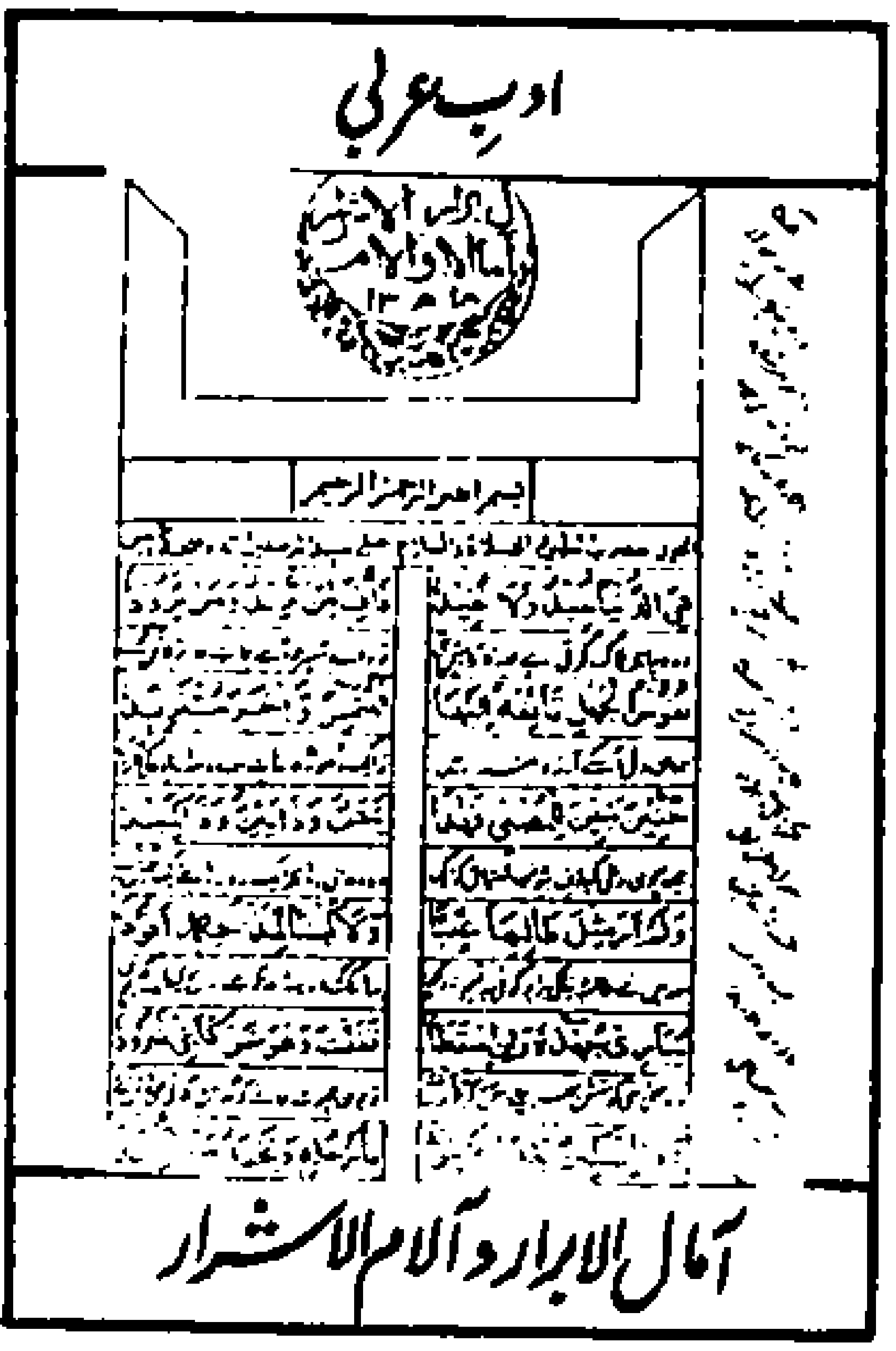

صلحاءِ امّت نے اسلام کی جو تعبیرات و تشریحات پیش کیں، وہ غلط ہوں ——— عقل یہ بات تسلیم نہیں کرتی ——— وہی صحیح ہے جو صدیوں تک صحیح سمجھا گیا اور جسے عالمِ اسلام نے قبول کیا ——— اب وہ سب کچھ اس عالمی جماعت کے پاس ہے جس کو سوادِ اعظم کہا جاتا ہے ——— جس کے اہم مراکز حرمین شریفین رہے، بصرہ و بغداد رہے، سمرقند و بخارا اور شیراز رہے، قسطنطنیہ و قرطبہ اور قاہرہ رہے، منصورآباد و ٹھٹھہ رہے، لاہور و قصور اور سیالکوٹ رہے ——— سرہند و اجمیر اور دہلی رہے ——— بریلی و بدایوں رہے ——— تونسہ شریف و سیال شریف و گولڑہ شریف رہے ——— پاکپتن شریف و مہار شریف رہے ——— علی پور شریف و شرقپور شریف رہے ——— مارہرہ شریف و کچھوچھہ شریف اور فرنگی محل رہے ——— خیرآباد و پیلی بھیت رہے ——— ایک مرکز ہو تو نام بتایا جائے ——— بیسیوں مراکز عالمِ اسلام میں پھیلے ہوئے ہیں ——— ہاں یہی وہ سوادِ اعظم ہے جس نے ملّتِ اسلامیہ کو ایک عظیم علمی ذخیرہ دیا ——— جس نے ہزاروں نہیں لاکھوں تصانیف یادگار چھوڑی ہیں ——— امام احمد رضا اسی عالمی جماعت کے قائد و رہبر تھے جو اللہ کی وحدانیت اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و خاتمیت پر یقین رکھتی ہے ——— جس کو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ و جاں نثارانہ محبت ہے ——— جس کو اہلِ بیت سے محبّت ہے، ازواجِ مطہرات سے محبّت ہے، صحابہ سے محبت ہے، تابعین و تبع تابعین سے محبّت ہے، ائمہ اربعہ سے محبّت ہے، سلاسلِ اربعہ سے محبّت ہے، محدثین و فقہاء سے محبّت ہے، اولیاءِ امّت سے محبت ہے، صلحاءِ امّت سے محبّت ہے اور ہر عاشقِ رسول سے محبّت ہے ——— یہ جماعت صرف محبّت کی بات کرتی ہے اور محبّت نہ کرنیوالوں سے نفرت کرتی ہے ——— جو ساری امّت کو محبّتِ رسول کے نکتے پر جمع کرتی ہے ——— بیشک یہ جماعت عالمی جماعت ہے ——— اسی کو سوادِ اعظم اہلِ سنّت کہا جاتا ہے ——— امام احمد رضا اس عالمی جماعت کے رہبر و رہنما تھے اور رہبر و رہنما ہیں۔

راقم سولہ برس سے امام احمد رضا کا مطالعہ کر رہا ہے ——— اتنی مدت ایک انسان کو سمجھنے کے لئے کم نہیں ——— راقم نے محسوس کیا

Marfat.com

کہ امام احمد رضا کا ظاہر و باطن ایک ہے ——— ان کے دل، ان کے دماغ، ان کی زبان، ان کے اقوال، ان کے اعمال میں ایسی یک رنگی ہے کہ انیسویں، بیسویں صدی میں پیدا ہونے والی کسی مذہبی جماعت کے قائد و رہنما میں نہیں ——— امام احمد رضا کی نظر ماضی پر بھی ہے ——— حال پر بھی اور مستقبل پر بھی ——— ایسا عظیم مدبر و مفکر ماضی قریب میں نظر نہیں آتا ——— ان کے دل میں عشقِ مصطفےٰ کی آگ سلگ رہی تھی، دہک رہی تھی ——— ایسا جلتا ہوا بھڑکتا ہوا سینہ کسی کا نہ تھا ———

اس وقت عالمِ اسلام کا عجب حال ہے ——— دلوں میں فساد، ذہنوں میں فساد، گھروں میں فساد، مدرسوں میں فساد، مسجدوں میں فساد، صحراؤں میں فساد، کہساروں میں فساد، دریاؤں میں فساد، شہروں میں فساد، بازاروں میں فساد، گلی کوچوں میں فساد، جدھر دیکھئے فساد ہی فساد ہے ——— ان ناساز گار حالات میں امام احمد رضا کی قیادت و رہنمائی ہماری کایا پلٹ سکتی ہے خصوصاً برِّ صغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش کے مسلمانوں کی ——— بیشک وہ ہمارے قائد و رہنما ہیں ——— وہ ہر اس شخص کے قائد و رہنما ہیں جو اسلام کا سچا درد رکھتا ہو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھتا ہو ——— امام احمد رضا کی شخصیت پہلو دار ہے ایسی پہلو دار شخصیت انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی میں نظر نہیں آتی ——— وہ مفسرین کیلئے

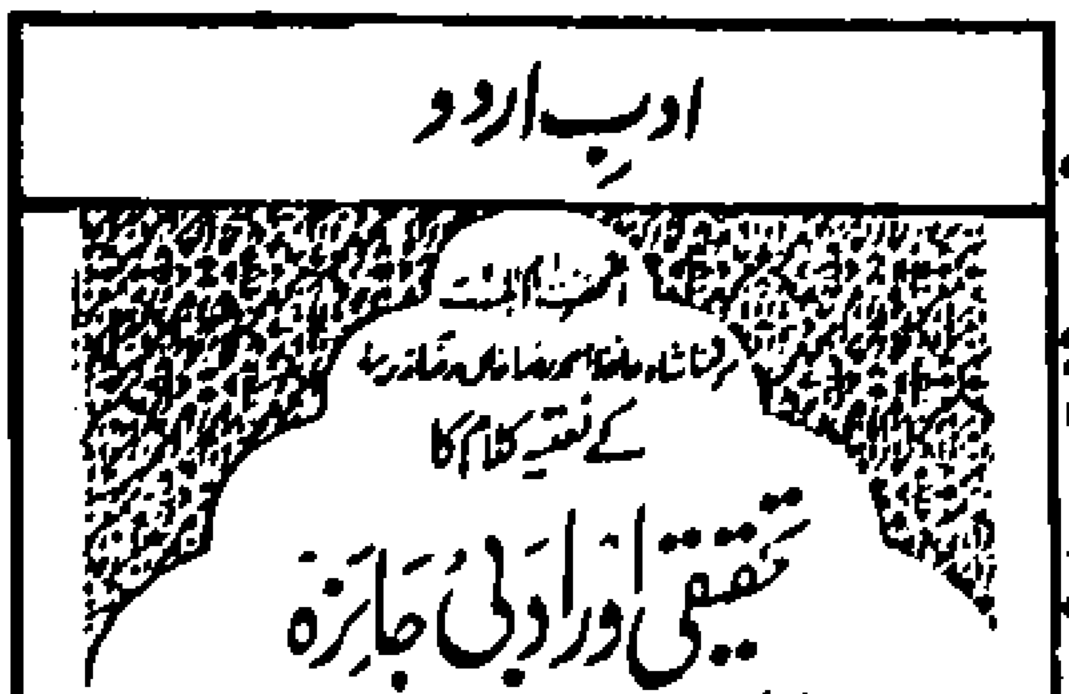

بھی قائد ہیں ——— وہ محدثین کے لئے بھی قائد ہیں ——— وہ فقہاء کے بھی قائد ہیں ——— وہ علماء کے لئے بھی قائد ہیں ——— وہ سیاستدانوں کیلئے بھی قائد ہیں ——— وہ معاشیین کیلئے بھی قائد ہیں ——— وہ محققین کیلئے بھی قائد ہیں ——— وہ ادیبوں کیلئے بھی قائد ہیں ——— وہ شعراء کیلئے بھی قائد ہیں ——— وہ مزدوروں کیلئے بھی قائد ہیں ——— وہ غریبوں کے لئے بھی قائد ہیں ——— ان کی قیادت ہمہ گیر اور عالمگیر ہے ——— ان کی شخصیت ہر شعبۂ زندگی پر چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے ——— یہی وجہ ہے کہ ہر شعبۂ زندگی اور ہر مسلک فکر سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں دانشوروں نے امام احمد رضا کی عظمت کو تسلیم کیا ہے ———

امام احمد رضا نے اس وقت اتحاد کی بات کی جب ملت کا شیرازہ منتشر ہو رہا تھا ——— افرادِ ملت ٹوٹ

Marfat.com

ادبِ اردو

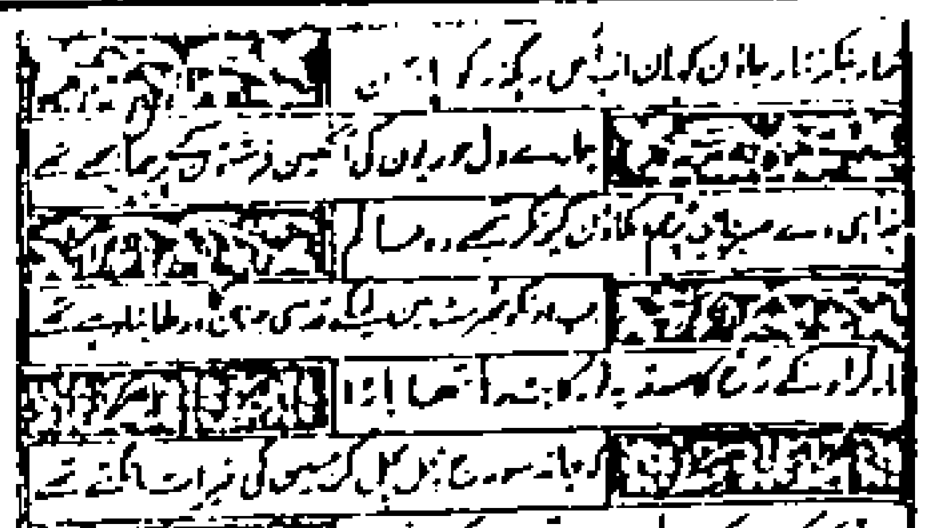

قصیدۂ معراجیہ

ٹوٹ کر ادھر اُدھر جا رہے تھے —— عجب انتشار کا عالم تھا اتحاد کی بات کرنیوالا مجرم تھا اور افتراق کی بات کرنیوالا محسن —— وہ دَور گذر گیا —— کھرا اور کھوٹا سامنے آگیا —— اب اتحاد کی بات ہونی چاہیئے —— اب متاعِ کارواں کی بات ہونی چاہیئے —— مدارسِ عربیہ کے مہتمم حضرات، واعظین اور مشائخ طریقت بھی اپنی ذمہ داریاں پوری فرمائیں اپنے لئے اور اپنے مدرسوں اور خانقاہوں کے لئے کام کرتے ہیں مگر ان دائروں سے نکل کر بھی دیکھیں جو حضرات اور ادارے اہلِ سنت کا لٹریچر شائع کر رہے ہوں ان سے بھرپور تعاون کریں ان کے خلوص و خدمت کی قدر کریں انکی مطبوعات کو اپنے حلقۂ اثر میں پھیلائیں اور مطالعہ کی ترغیب دیں —— اجتماعی مزاج پیدا کریں —— اجتماعی سوچ پیدا کریں —— انفرادیت کو چھوڑیں اجتماعیت کے لئے کام کریں —— ہر عاشقِ رسول کو اپنا بھائی تصور کریں —— عشقِ رسول کو تعلقات کی اساس بنائیں —— جو عشقِ رسول کی بات کرے اسے گلے لگائیں —— جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان نچھاور کرنے کیلئے تیار ہو اُسے دل میں جگہ دیں —— جو ناموسِ مصطفےٰ پر اپنی عزت و آبرو مٹانے کیلئے تیار ہو اُس کو آنکھوں پر بٹھائیں —— علاقائیت کا عفریت ہماری صفوں میں داخل ہو رہا ہے عشق کی قوت سے اس کو نیست و نابود کر دیں اور ایسے مل جل کر رہیں کہ عہدِ نبوی کی یاد تازہ ہو جائے ——

ہاں بازارِ طائف میں اس جسمِ نازنیں سے لہو کی ٹپکتی بوندوں کا واسطہ —— جعفر طیار کے پیکرِ گلگوں کے ٹکڑوں کا واسطہ —— شعبِ ابی طالب کے بھوک سے نڈھال جسموں کا واسطہ —— عالمِ اسلام کے شہیدوں کی تڑپتی لاشوں اور بلکتے مظلوموں کی تھرتھراتی آہوں کا واسطہ —— اپنے اندر اتحاد پیدا کیجئے —— اتفاق پیدا کیجئے —— آپ کے اسلاف جن راہوں پر چلے تھے انہی راہوں پر چلئے —— روٹھے ہوؤں کو منائیے —— اپنے ایذا بھی دیں تو صبر کیجئے —— ظلم بھی کریں تو برداشت کیجئے —— امام احمد رضا کا بھی فرمان ہے —— ان کی بدخواہی نہ کیجئے خیر خواہی میں جان دے دیجئے

Marfat.com

کالی کملی والے آقا کے غلامو! ـــــ تم کب تک سوتے رہو گے، جاگ جاؤ اور دوسروں کو جگاؤ ـــــ تم رحمت کی برکھا ہو ـــــ سارے عالم پر چھا جاؤ ـــــ سارے عالم پر برس جاؤ ـــــ دیکھو دیکھو ـــــ دنیا کے سربراہانِ مملکت کو دیکھو ـــــ ان میں کیسے کیسے لوگ ہیں جو حکومت کر رہے ہیں ـــــ تم تو محمدِ مصطفٰے کے غلام ہو ـــــ تم سارے عالم کے آقا ہو کہ محمدِ مصطفٰے کو سارے عالم کے لئے بھیجا گیا ہے ـــــ تم عالم کی شیرازہ بندی کے لئے آئے ہو، ہاں ع ـــــ

لب کُشا ہو جا سرودِ بربطِ عالم ہے تو

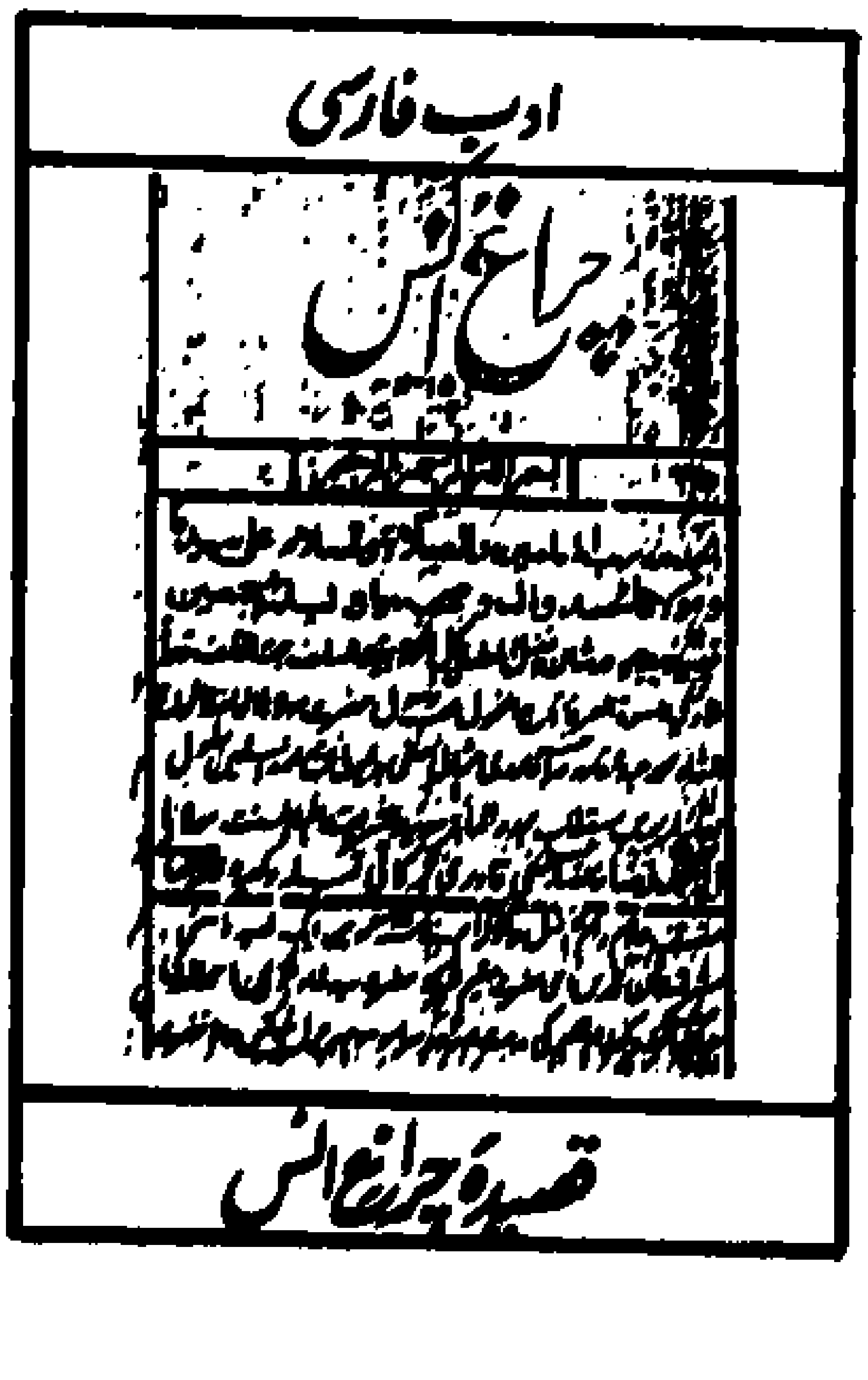

حقوق بحق ناشر محفوظ

Marfat.com

امام احمد رضا پر دیگر مطبوعات

۱......تدبیر فلاح ونجات واصلاح، امام احمد رضا

☆

۲......سرتاج الفقہاء، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۳......خوب وناخوب، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۴......عشق ہی عشق، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۵......غریبوں کے غمخوار، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۶......گناہ بے گناہی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۷......محدث بریلوی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۸......گویا دبستان کھل گیا، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۹......امام احمد رضا کا عظیم اصلاحی منصوبہ، ڈاکٹر محمد ہارون

Marfat.com

۱۰......امام احمد رضا اور مسعود ملت، نبیلہ اسحاق چودھری

☆

۱۱......امام احمد رضا اور عالم اسلام، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۱۲......عبقری الشرق مولانا احمد رضا خاں، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۱۳......فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۱۴......امام احمد رضا اور علوم جدیدہ وقدیمہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۱۵......امام احمد رضا دار العلوم منظر اسلام، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۱۶......امام احمد رضا اور عالمی جامعات، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

۱۷......امام احمد رضا کی عالمی اہمیت، ڈاکٹر محمد ہارون (رضا اکیڈمی، یوکے)

☆

۱۸......امام احمد رضا اور حضراتِ نقشبندیہ، ابو السرور محمد مسرور احمد

☆

ادارۂ مسعودیہ، کراچی

۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادراۂ مسعودیہ

۲/۶،۵۔ای ناظم آباد، کراچی۔فون 6614747

۲۔ ضیاءالاسلام پبلی کیشنز۔

ضیاءمنزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم،اے، جناح روڈ،

عیدگاہ کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ فرید بک اسٹال

38۔اردو بازر، لاہور، فون :042-7224899-7312173

۴۔ ضیاءالقرآن

14۔انفال سنٹر،اردو بازار، کراچی فون :2630411-2210212

5۔ مکتبہ غوثیہ

پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵

فون:4910584-4926110

۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم

کڈ ہالہ (مجاہدہ آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Islamic Republic of Pakistan

ادارہ مسعودیہ۔ کراچی IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI

Designed by: AL-HADI GRAPHICS 0300-2196467